ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

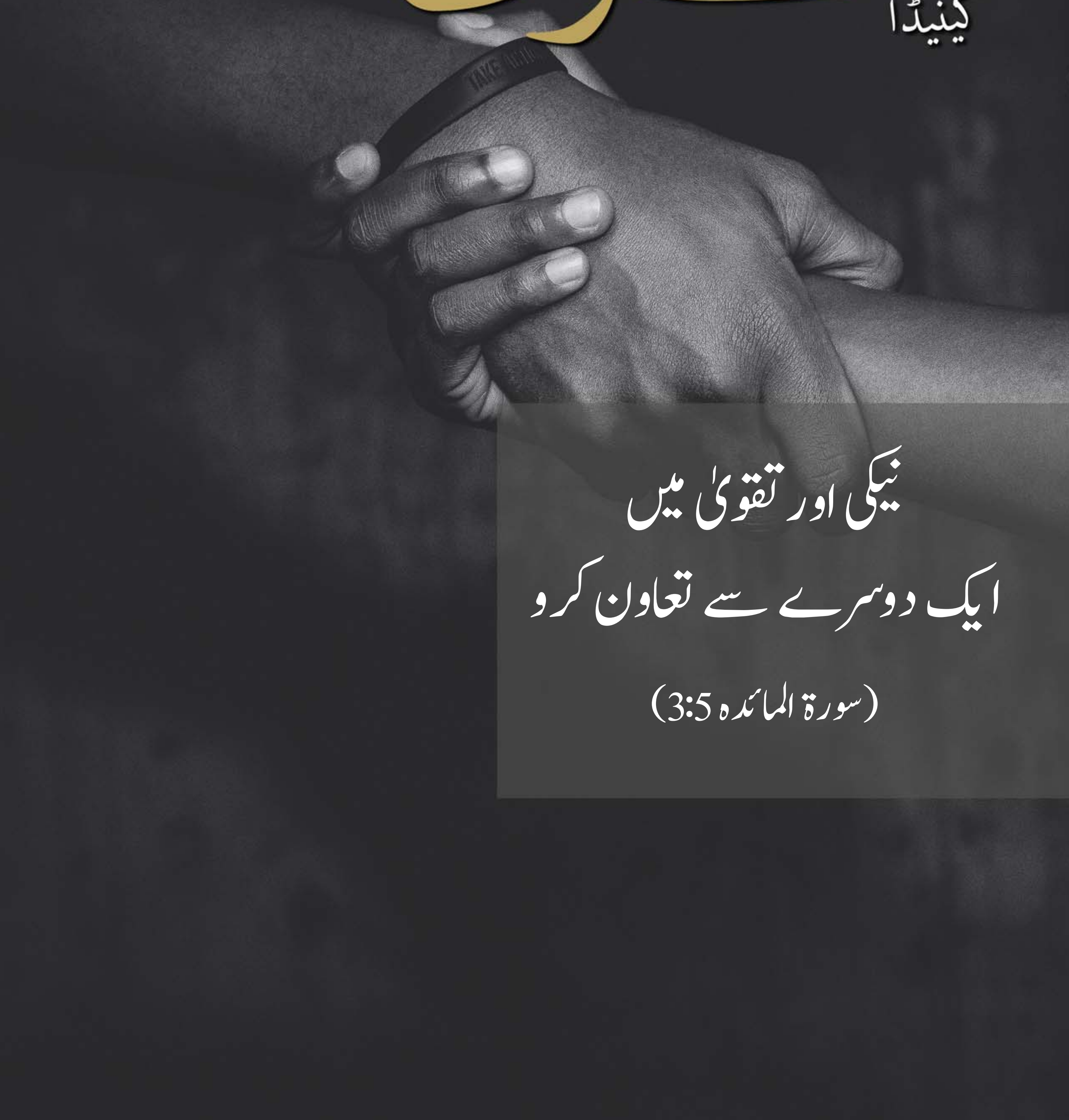

نیکی اور تقویٰ میں
ایک دوسرے سے تعاون کرو

(سورۃ المائدہ 3:5)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے کہ اس میں پہلے یہ بیان کر کے کہ دشمن کی زیادتی اور دشمنی بھی تمہیں کسی قسم کی زیادتی پر آمادہ نہ کرے، پھر فرمایا کہ نیکی اور تقویٰ میں ہمیشہ تمہارا تعاون رہے۔ اصل تقویٰ تو ایک مومن کے اندر ہے اور ہونا چاہئے۔ پس نیکی کے کاموں میں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے تعاون ہمیشہ جاری رہنا چاہئے اور تقویٰ ہی ہے جو پھر مزید نیکیوں کے بیج بوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی چیز ایک مومن کو بار بار دہرانے کی ضرورت ہے اور دہرانی چاہئے تو وہ نیکیوں کی طرف توجہ اور نیکیوں کا فروغ ہے۔ اور اگر کسی چیز سے بچنا ہے تو وہ گناہ اور زیادتی ہے۔ ایک مومن کی شان نہیں کہ اِثم اس سے سرزد ہو۔ ایسا گناہ سرزد ہو جو جان بوجھ کر کیا جائے۔“

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 5/ فروری 2010ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

نومبر 2022ء ربیع الثّانی 1444 ہجری قمری جلد 51 شمارہ 11

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ سوشل میڈیا : اپنی نسلوں کو میڈیا کی برائیوں سے بچائیں، حضورِ انور کے چند ارشادات	14
★ تحریک وقفِ جدید کی اہمیت اور اس کی برکات از مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب	16
★ ربوہ کے بازار از مکرم قریشی عبدالحلیم سحرؔ صاحب ایم اے	18
★ شہدائے احمدیت بہار اور چند ابتدائی مخلصین از مکرم محمد زکریا ورک صاحب	22
★ جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ 2022ء کی چند جھلکیاں از مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب	24
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	35

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

شفیق اللہ اور منیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور بعض دوسرے

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ، ماہم عزیز اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel:905-303-4000 Ext:2241
www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللهَ ؕ إِنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(سورۃ المائدۃ 3:5)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ہی حرمت والے مہینہ کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ہی قربانی کی علامت کے طور پر پٹے پہنائے ہوئے جانوروں کی اور نہ ہی ان لوگوں کی جو اپنے ربّ کی طرف سے فضل اور رضوان کی تمنا رکھتے ہوئے حرمت والے گھر کا قصد کر چکے ہوں۔ اور جب تم اِحرام کھول دو تو (بے شک) شکار کرو۔ اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ "

(صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار،
باب فَضْلِ الاِجْتِمَاعِ عَلَى تِلاَوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی تنگ دست سے آسانی کا معاملہ کرے گا اللہ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں سہولت پیدا کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ دنیا و آخرت اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ اس بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے۔“

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے؟ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (سورۃ المائدۃ 3:5)

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضرور ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔“

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 142 تا 143، مطبوعہ 2016ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ ستمبر 2022ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 02/ستمبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 02/ستمبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی جنگوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں 13/ہجری میں ہونے والی فتح دمشق کے بارے میں کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں۔ یہ آخری جنگ تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ہوئی۔ دمشق شام کا دارالحکومت اور تاریخی روایات کا حامل شہر تھا۔ ابتدا میں بت پرستی کا مرکز تھا لیکن جب یہاں عیسائیت آئی تو اس کے بت کدے کو کلیسا بنا دیا گیا۔ یہاں عرب بھی آباد تھے اور مسلمانوں کے تجارتی قافلے بھی یہاں آیا کرتے تھے۔ یہ ایک قلعہ نما فصیل بند اور محفوظ شہر تھا جس کی وجہ سے اُسے امتیازی اہمیت حاصل تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر حمص پہنچنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے اسلامی لشکر کے ساتھ دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ بیس دن کے محاصرے کے بعد بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اہل دمشق اس محاصرے کی وجہ سے رسد بند ہونے پر سخت تنگ اور پریشان تھے۔ اسی اثنا میں مسلمانوں کو خبر ملی کہ اجنادین کے مقام پر ہرقل نے رومیوں کا بھاری لشکر جمع کر لیا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تجویز دی کہ دمشق کا محاصرہ ختم کر کے پہلے اجنادین میں رومیوں کے لشکر سے نپٹ لیا جائے پھر بعد میں دمشق کا مسئلہ حل کر لیں گے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تجویز سے اختلاف کیا کہ اگر دمشق کا محاصرہ ختم کیا تو اہل دمشق نئے سرے سے اپنے آپ کو منظم کر لیں گے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے دمشق کا محاصرہ جاری رکھا اور مختلف اطراف سے دمشق کے قلعے پر حملے کرتے رہے۔ اس دوران ہرقل نے ایک لشکر اہل دمشق کی مدد کے لیے بھیجا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ سو سپاہیوں کا ایک لشکر دے کر ہرقل کے بھیجے ہوئے لشکر سے مقابلے کے لیے روانہ کیا۔ حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپاہی دشمن کے لشکر کی بڑی تعداد کو دیکھ کر گھبرا گئے اور واپس جانے کا مشورہ دیا لیکن حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا نے بہت دفعہ قلت کو کثرت پر غالب کیا ہے وہ اب بھی ہماری مدد کرے گا۔ جس نے واپس جانا ہے چلا جائے میں تو بہر حال آخر دم تک لڑوں گا۔ اس پر تمام مسلمان یک زبان ہو کر جہاد کے لیے تیار ہو گئے۔ حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر نے بہادری سے لڑائی کی۔ حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمن کے سردار وردان کے بیٹے کو قتل کر دیا لیکن اُن کا نیزہ اُس کے جسم میں گھس کر ٹوٹ گیا جس پر وہ نہتّے ہو گئے۔ دشمن نے حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھیر کر قید کر لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قید ہونے کی اطلاع پہنچی تو دمشق کے محاصرے کا انتظام کر کے دشمن کے لشکر پر حملہ کر دیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کے ایک نقاب پوش شہسوار نے دشمن کی صفوں میں گھس کر ایسا حملہ کیا کہ اُن کی لاشوں کے ڈھیر لگا دیے۔ دشمن کے سپاہی اُس شہسوار کی بہادری کی وجہ سے اُس سے لڑنے سے کترا رہے تھے لیکن وہ شہسوار کفار کے گھیرے میں آ چکا تھا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمن کے سپاہیوں پر حملہ کر کے اُس شہسوار کو کفار کے درمیان سے نکال کر واپس مسلمانوں کے لشکر میں لے آئے اور اُس سے پوچھا کہ وہ کون ہے۔ جواب میں اُس نے کہا کہ میں ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوں۔ بھائی کی گرفتاری کا پتا لگا تو میں نے وہی کیا جو آپؓ نے دیکھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں متفقہ حملہ کرنا چاہئے۔ اللہ سے امید ہے کہ وہ حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہا کروا دے گا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھرپور حملہ کیا۔ رومیوں کے پیر اکھڑ گئے۔ کفار کے کچھ سپاہی جو حمص کے رہنے والے تھے امان کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور صلح کی درخواست کی اور بتایا کہ اُن کے سردار نے حضرت ضرارؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کر کے حمص روانہ کر دیا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حمص پہنچنے سے پہلے دشمن کی قید سے چھڑانے کے لیے حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سو جوانوں کے ہمراہ اُن کے پیچھے بھیجا۔ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی منت سماجت کر کے حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستے میں شامل ہو گئیں۔ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راستے میں

ہی رومیوں کے لشکر پر حملہ کر کے تمام سپاہیوں کو قتل کر دیا اور حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہا کر والیا۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی رومیوں کے سردار وردان کے لشکر کو بھر پور حملہ کر کے شکست دے دی۔

دوسری طرف اسلامی لشکر نے دمشق کا محاصرہ جاری رکھا ہوا تھا۔حضرت عباد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رومیوں کے نوے ہزار کا لشکر اجنادین میں جمع ہونے کی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع دی۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے شام کے مختلف مقامات پر مصروف مسلمانوں کے دیگر تمام لشکروں کو اجنادین میں جمع ہونے کے لیے خطوط لکھے۔اسلامی لشکر دمشق کا محاصرہ ترک کر کے اجنادین کی طرف روانہ ہوا تو اہل دمشق خوشی میں تالیاں بجانے لگے۔اہل دمشق نے ہرقل کے بااعتماد اور نہایت درجہ کے تیر انداز بولص کو اپنا امیر مقرر کر کے اُسے ہر قسم کا لالچ دے کر مسلمانوں سے جنگ پر آمادہ کر لیا۔بولص کی بیوی نے اپنے ایک خواب کی بنا پر بولص کو مسلمانوں سے مقابلہ کرنے سے باز رہنے کا کہا لیکن وہ نہ مانا اور طیش میں آ کر مسلمانوں کو چیر واہا بنانے کے زعم میں چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل کا لشکر لے کر مسلمانوں کے پیچھے نکل آیا۔اُس نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر پر حملہ کیا اور بولص کا بھائی بطرس حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمیت کچھ مسلمان عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر کے دمشق کی طرف روانہ ہو گیا۔حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع دی۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ،حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایک ہزار کا لشکر دے کر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کے لیے بھیجا اور بعد ازاں خود بھی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملے۔اس دوران دمشق جانے والے دیگر اسلامی دستے بھی وہاں پہنچے۔اسلامی لشکر نے دشمن پر بھرپور حملہ کر کے اُسے تہ تیغ کر دیا۔رومیوں کے چھ ہزار میں سے بمشکل سو افراد بچ سکے۔حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بولص کو زندہ پکڑ لیا۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو ہزار سپاہیوں کے ساتھ بطرس کے تعاقب میں نکل گئے جس نے مسلمان عورتوں اور بچوں کو قید کیا ہوا تھا۔

بطرس کی قید میں جنگ کرنے والی مسلمان تجربہ کار عورتیں بھی شامل تھیں۔حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن کی غیرت اور حمیت کو جگایا اور ان کی عورتوں نے رومی سپاہیوں پر حملہ کر کے اُن کے تیس سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔مسلمان عورتوں کی بہادری دیکھ کر اور اپنے سپاہی قتل ہونے پر بطرس نہایت غصے میں آ گیا اور اپنے سپاہیوں کو ان کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنے لگا۔اسی اثنا میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر بھی وہاں پہنچ گیا اور چاروں طرف سے کفار کو گھیر لیا۔حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چلا کر کہا کہ اللہ کی مدد آ گئی ہے۔اللہ نے مہربانی کر دی ہے۔بطرس مسلمانوں کے لشکر کو دیکھ کر گھبرا گیا اور بھاگنے لگا۔حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے نیزہ مارا،وہ گھوڑے سے گرتے گرتے بچا لیکن حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے ہی وار سے اُس کا کام تمام کر دیا۔مسلمانوں نے بہت سے رومیوں کو قتل کر دیا اور جو بچ گئے وہ دمشق بھاگ گئے۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق واپس پہنچ کر بولص کو اسلام کی دعوت دی لیکن اُس نے اپنے بھائی کے انجام کی خبر سُن کر اُس کے پاس پہنچنے کی خواہش کی جس پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے بھی قتل کر دیا۔

اجنادین کی جنگ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی لشکر کو دمشق کی جانب کُوچ کرنے کا حکم دیا۔اہل دمشق کو اجنادین میں رومیوں کی شکست کی خبر مل چکی تھی لہٰذا وہ غلّہ،اشیائے صَرف جمع کر کے قلعہ میں پناہ گزین ہو گئے۔قلعہ کی دیواروں پر ہتھیار وغیرہ پہنچا دیے تا کہ مسلمانوں پر حملہ کیا جا سکے۔اسلامی لشکر نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔اہل دمشق نے اپنے حاکم توما سے ہرقل کی مدد طلب کرنے یا مسلمانوں سے مصالحت کرنے کا کہا لیکن توما نے اہل دمشق کو مسلمانوں پر حملے کا حکم دیا۔دونوں اطراف سے حملے ہوتے رہے۔محاصرہ طویل ہوتا گیا۔بالآخر موقع پا کر مسلمان قلعہ کی دیواروں سے اندر اُتر کر قلعے کے دروازے کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔اسلامی فوجیں دمشق میں داخل ہو گئیں۔مغربی دروازے پر قابض حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل دمشق کی صلح کی درخواست قبول کر لی۔چونکہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل دمشق سے صلح منظور کر لی تھی اس لیے تمام مفتوحہ علاقوں پر صلح کی شرائط تسلیم کی گئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ دمشق کی جنگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں شروع ہوئی تھی لیکن جب فتح دمشق کی خبر مدینہ بھیجی گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو چکی تھی۔اس طرح یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی آخری جنگ تھی۔آئندہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے باقی پہلو بیان کیے جائیں گے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم عمر ارقوب صاحب سابق صدر جماعت جنوبی فلسطین، مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مٹھی تھر پار کر سندھ پاکستان، مکرم ملک سلطان احمد صاحب سابق معلم وقفِ جدید اور مکرم محبوب احمد راجیکی صاحب منڈی بہاؤالدین پاکستان کی وفات پر ان کے ذکرِ خیر اور ان کی جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد ان سب کی نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

☆...☆...☆

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 09/ستمبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ رُاشد
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 09/ستمبر 2022ء کو مسجد مبارک،اسلام آباد، ٹلفورڈ،یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے کچھ واقعات ہیں جو بیان کروں گا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؓ کی رائے سے بھی افضل ہیں سوائے اس کے کہ اُن میں سختی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری نرمی کی وجہ سے اُن میں سختی ہے لیکن اگر امارت اُن کے سپرد ہوگئی تو وہ اپنی بہت سی باتیں چھوڑ دیں گے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور اُن سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باطن اُن کے ظاہر سے بھی بہتر ہے اور ہم میں اُن جیسا کوئی نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں سے کہا کہ ہماری ان باتوں کا کسی سے کوئی ذکر نہ کرنا۔ پھر فرمایا کہ اگر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑتا ہوں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آگے نہیں جاتا اور اُن کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ تمہارے اُمور سے متعلق کوئی کمی نہ کریں۔ اب میری خواہش ہے کہ میں تمہارے اُمور سے علیحدہ ہو جاؤں اور تمہارے اسلاف میں سے ہو جاؤں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کے دنوں میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنادیا ہے جب کہ آپؓ دیکھتے ہیں کہ وہ آپؓ کی موجودگی میں ہی لوگوں سے کس طرح سلوک کرتے ہیں اور جب وہ تنہا ہوں گے تو پھر کیا حال ہوگا۔ جب آپؓ اپنے ربّ سے ملیں گے تو وہ آپؓ سے اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب خدا مجھ سے پوچھے گا تو میں جواب دوں گا کہ میں نے تیرے بندوں میں سے بہترین کو تیرے بندوں پر خلیفہ بنایا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخی کتب کے حوالہ سے اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات قریب آئی تو آپؓ نے صحابہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنانے کے متعلق مشورہ کیا۔ بعض صحابہؓ نے یہ اعتراض کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت میں سختی بہت ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ ذمہ داری اُن پر پڑ جائے گی تو اُن کی سختی اعتدال میں بدل جائے گی۔ چنانچہ تمام صحابہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر راضی ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی طبیعت کی خرابی کے باوجود مسجد میں گئے اور اپنی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا اعلان کیا۔ تمام صحابہؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو تسلیم کیا اور حضرت ابوبکرؓ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس اعتراض پر کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ نامزد کیوں کیا جب کہ دیگر خلفاء کا انتخاب کیا گیا تھا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یونہی خلیفہ نامزد نہیں کر دیا گیا تھا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابہ سے مشورہ لینا یہ ثابت کرتا ہے اور صحابہ سے مشورہ کے بعد بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیماری کے باعث سخت نقاہت کے باوجود اپنی بیوی کا سہارا لے کر مسجد میں گئے اور تمام صحابہ سے رائے لی تھی کہ کیا تمہیں بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت منظور ہے جس پر تمام لوگوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا جو کہ ایک رنگ میں انتخاب ہی تھا۔

تاریخ طبری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علالت اور وفات کا ذکر اس طرح بیان ہوا ہے کہ 7/ جمادی الآخر کے دن آپؓ نے غسل کیا جس کی وجہ سے آپؓ کو بخار ہو گیا اور پندرہ دن بخار میں مبتلا رہنے کے بعد آپؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نمازیں پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ علالت کے زمانے میں آپؓ کی زیادہ تر تیمار داری حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے رہے جن کا مکان آپؓ کے مکان کے سامنے تھا۔ آپؓ کی وفات 22/ جمادی الآخر 13/ ہجری بروز منگل 63/ سال کی عمر میں ہوئی۔ آپؓ کا عہدِ خلافت دو سال تین مہینے دس دن رہا۔ آپؓ کی زبان مبارک سے جو آخری الفاظ ادا ہوئے وہ یہ تھے کہ:

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ۔

یعنی مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زُمرہ میں شمار کر۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا "نعم القادر اللہ"۔ یعنی کیا ہی قدرت رکھنے والا ہے اللہ تعالیٰ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر دیکھنا کہ اگر کوئی چیز باقی رہ جائے تو اُسے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دینا۔ تجہیز و تکفین کے متعلق فرمایا کہ اس وقت جو کپڑا بدن پر ہے اُسی کو دھو کر دوسرے کپڑوں کے ساتھ کفن دینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب فرمایا کہ یہ کپڑا تو پُرانا ہے تو فرمایا کہ زندے مُردوں کی نسبت نئے کپڑوں کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپؓ کی وصیت کے مطابق آپؓ کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپؓ کو غسل دیا جب کہ آپؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؓ کی معاونت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کفن دو کپڑوں پر مشتمل تھا جس میں سے ایک کپڑا غسل کے لیے استعمال ہوا۔ آپؓ کا جنازہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی پر اُٹھایا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور منبر کے درمیان آپؓ کا جنازہ پڑھایا اور آپؓ کو رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ دفن کیا گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ترکہ کی بابت فرمایا کہ میرے بعد قرآنی احکام کے مطابق اُسے تقسیم کر دیا جائے۔ ایک روایت کے مطابق آپؓ نے اپنے رشتہ داروں کے لیے بھی جو وارث نہیں تھے، اپنے مال میں سے پانچویں حصے کی وصیت کی تھی۔ آپؓ کی چار بیویاں تھیں۔ نمبر ایک قتیلہ بنت عبد العزیٰ جن کے اسلام لانے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں زمانہ جاہلیت میں

طلاق دے دی تھی۔ نمبر دو حضرت اُمِّ رومان بنت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپؓ کے پہلے خاوند فوت ہو گئے تھے جس کے بعد آپؓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقد میں آئی تھیں۔ آپؓ کے بطن سے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی تھی۔ آپؓ کی وفات مدینہ میں چھ ہجری میں ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود آپؓ کی قبر میں اُترے اور آپؓ کی مغفرت کی دعا فرمائی۔ تیسری اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس بن معبد بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپؓ مسلمانوں کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی اسلام قبول کر چکی تھیں۔ آپؓ کے پہلے خاوند حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھ ہجری میں جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے جس کے بعد آپؓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقد میں آئی تھیں۔ چوتھی بیوی حضرت حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابوزہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپؓ کے بطن سے حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں جن کی ولادت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہوئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ سب سے بڑے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپؓ حدیبیہ کے دن مسلمان ہوئے۔ آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ صالحین حاصل رہی۔ آپؓ شجاعت اور بہادری میں بہت مشہور تھے۔ دوسرے بیٹے حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ میں اہم کردار تھا۔ طائف کی جنگ میں ایک تیر لگنے سے آپؓ کا زخم ٹھیک نہ ہو سکا جس کی وجہ سے آپؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ہی شہادت پائی۔ تیسرے بیٹے محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں آپؓ نے پرورش پائی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؓ کو مصر کا گورنر مقرر فرمایا۔

بعض روایات میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے والوں میں ان کا نام بھی لیا جاتا ہے اور اسی وجہ سے ان کو قتل کیا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب

آپؓ کے بچوں میں چوتھے نمبر پر حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو ”ذات النطاقین“ کے نام سے مشہور ہیں۔ پانچویں نمبر پر اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ آپؓ خواتین میں علم وفضل اور تفقہ میں سب سے افضل تھیں۔ چھٹے نمبر پر حضرت اُمّ کلثوم بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپؓ کی ولادت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ہوئی تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظام حکومت کے معاملہ میں مشورہ کے لیے اہل الرائے لوگوں میں مہاجرین اور انصار میں سے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی بلاتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزم کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فتوحات کا دروازہ کھول دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت اپنی زمین فروخت کر کے بیت المال سے اپنی ضروریات کے لیے لی گئی رقم ادا کرنے کی وصیت فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں بیت المال، محکمہ قضاء، محکمہ افتاء اور محکمہ کتابت کا اجرا کیا گیا۔

حضور انور نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شام کی جنگ کے لیے کی جانے والی نصائح کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض باتیں ہمارے عہدیداروں کے لیے بھی بڑی ضروری ہیں جن کا اُنہیں خیال رکھنا چاہئے تبھی اُن کے کام میں برکت پڑے گی۔ بعد ازاں حضور انور نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور خلافت میں اُمورِ مملکت چلانے اور بعض محکمہ جات کے طریق کے بارہ میں بھی چند تفاصیل کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ ذکر چل رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی بیان ہوگا۔

☆...☆...☆

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ ستمبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/ ستمبر 2022ء مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ٹیلی ویژن کے ذریعہ پوری دنیا میں براہ راست نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے کارناموں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس سلسلے میں ذمیوں کے حقوق کے متعلق کچھ تفصیل ہے۔ ذمّی سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کر کے اپنے مذہب پر قائم رہے اور مسلمانوں نے ان کی حفاظت کا ذمّہ لیا۔ یہ لوگ فوجی خدمت اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے بری تھے۔ چنانچہ ان ذمّیوں کے بالغ، تندرست اور قابلِ کار افراد سے چار درہم سالانہ جزیہ وصول کیا جاتا تھا۔ بوڑھے، اپاہج، نادار، محتاج اور بچے اس سے بری تھے بلکہ معذوروں اور محتاجوں کو اسلامی بیت المال سے مدد دی جاتی تھی۔ عراق اور شام کی فتوحات کے دوران متعدد غیر مسلم آبادیاں جزیے کی ادائیگی پر آمادگی ظاہر کر کے ذمّی بن گئے تھے۔ ان سے جو معاہدے ہوئے ان میں یہ شقیں شامل تھیں کہ ان کی خانقاہیں اور گرجے منہدم نہیں کیے جائیں گے اور نہ ان کا کوئی ایسا قلعہ گرایا جائے گا جس سے وہ ضرورت کے وقت دشمن سے مقابلے میں قلعہ بند ہوتے ہیں۔ ناقوس بجانے اور تہوار کے وقت صلیب نکالنے سے روکا نہ جائے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کا ایک بہت بڑا، بے مثال اور عظیم کارنامہ جمع قرآن کا تھا۔ جنگِ یمامہ میں سات سَو کے لگ بھگ حفاظِ کرام صحابہؓ شہید ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدا تعالیٰ نے جمع قرآن کے

متعلق انشراحِ صدر عطا فرمایا۔ صحیح بخاری میں درج تفصیل کے مطابق جنگ یمامہ کے بعد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا اور انہیں بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع قرآن کے متعلق مشورہ دیا ہے اور یوں یہ کام حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پہاڑ کو اس کی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ میرے لیے اس کام سے آسان ہوتا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے قرآن کو کھجور کی شاخوں، سفید پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ جس قرآن کریم کو ایک جلد میں مرتب کروایا اس کو صحیفہ صدیقی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر ام المومنین حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہا۔ صحیفہ صدیقی سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند نسخے نقل کروائے اور یہ نسخہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس کر دیا۔ جب 54ہجری میں مروان مدینے کا حاکم ہوا تو اس نے یہ نسخہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لینا چاہا تاہم آپؓ نے انکار کر دیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد مروان نے یہ نسخہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر اسے ضائع کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے سب سے پہلے قرآن مجید کو کتابی صورت میں محفوظ کیا تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ دنیا میں کوئی تحریر اس تواتر سے موجود نہیں جس تواتر سے قرآن کریم موجود ہے۔ فرمایا حضور ﷺ کے زمانے میں سارا قرآن لکھا گیا تھا گو کہ ایک جلد میں نہ تھا چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کریم 'جمع' کرنے کا حکم دیا۔ لکھنے کا حکم نہیں دیا۔ گویا الفاظ خود بتا رہے ہیں کہ اس وقت قرآن کے اوراق کو ایک جلد میں اکٹھا کرنے کا سوال تھا، لکھنے کا سوال نہ تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں تمام مسلم دنیا کو ایک قرأت پر جمع کر دیا گیا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ الرسول ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کریم کی تمام سورتوں کو نبی کریم ﷺ سے سنی ہوئی، ترتیب کے مطابق جمع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ الرسول حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توفیق عطا فرمائی تو آپؓ نے لغتِ قریش کے مطابق قرآن کو ایک قرأت میں جمع کیا اور اسے تمام ملکوں میں پھیلا دیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات سے وابستہ پہلی مرتبہ سرانجام پانے والے کارناموں کو 'اوّلیاتِ ابوبکرؓ' کہا جاتا ہے۔ جو یہ ہیں کہ آپؓ سب سے پہلے اسلام لائے۔ مکّے میں سب سے پہلے اپنے گھر کے سامنے آپؓ نے مسجد بنائی۔ مکّے میں سب سے پہلے حضور ﷺ کی تائید میں کفّارِ مکّہ سے قتال کیا۔ سب سے پہلے آپؓ نے اسلام لانے کی پاداش میں ظلم وستم سہنے والے متعدد غلاموں اور باندیوں کو آزاد کروایا۔ سب سے پہلے قرآن کریم کو ایک جلد میں جمع کیا۔ سب سے پہلے آپؓ نے قرآن کا نام 'مصحف' رکھا۔ سب سے پہلے خلیفہ راشد قرار پائے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سب سے پہلے امیر حج مقرر ہوئے۔ حضور ﷺ کی زندگی میں سب سے پہلے نماز میں مسلمانوں کی امامت کی۔ اسلام میں سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔ آپؓ اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں جن کا مسلمانوں نے وظیفہ مقرر کیا۔ اسی طرح آپؓ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ آپؓ پہلے خلیفہ ہیں جن کی بیعتِ خلافت کے وقت ان کے والد زندہ تھے۔ اسلام میں آپؓ سب سے پہلے شخص تھے جنہیں حضور ﷺ نے کوئی خطاب عطا فرمایا۔ آپؓ پہلے شخص تھے جن کی چار پشتوں کو صحابیت کا درجہ ملا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یوں بیان فرماتی ہیں کہ آپؓ گورے رنگ کے دبلے پتلے شخص تھے۔ رخساروں پر گوشت کم، کمر خمیدہ، آنکھیں اندر کی طرف اور پیشانی بلند تھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؓ اپنے بالوں پر خضاب لگاتے تھے۔ آپؓ نے ایک پرندے کو دیکھا تو فرمایا کہ کاش مَیں اس پرندے کی مانند ہوتا کہ نہ اس کا کوئی حساب ہو گا اور نہ یہ جواب دہ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اے میری بیٹی! تُو جانتی ہے کہ لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تم ہو۔ مَیں نے اپنی فلاں جگہ کی زمین تمہیں ہبہ کی تھی لیکن تم نے اس پر قبضہ نہیں کیا۔ اب مَیں چاہتا ہوں کہ تم وہ جگہ لوٹا دو تا کہ وہ میرے سب بچوں میں اللہ کی کتاب کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق تقسیم ہو اور مَیں خدا کے حضور کہہ سکوں کہ مَیں نے اپنی اولاد میں سے کسی کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی۔

جب خلافت کی رِدا اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو پہنائی تو اگلے روز آپ حسبِ معمول کپڑوں کا تھان کندھے پر رکھے تجارت کے لیے نکلے۔ راستے میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی جن کے کہنے پر آپؓ کے لیے وظیفہ مقرر کر دیا گیا۔ وہ وظیفہ کیا تھا آپؓ کو دو چادریں ملتی تھیں جب وہ پرانی ہو جاتیں تو واپس کر کے دوسری لے لیتے۔ سفر کے لیے سواری اور خلافت سے پیشتر خرچ کے موافق خرچ لیا کرتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام عالَمِ اسلام کے بادشاہ تھے مگر ان کو کیا ملتا تھا۔ پبلک کے روپیہ کے وہ محافظ تھے مگر خود اس روپیہ پر کوئی تصرف نہ رکھتے تھے۔

آپؓ کے ہاتھ سے اگر لگام گر جاتی تو آپؓ اونٹنی سے اترتے اور اسے خود اٹھاتے۔ پوچھنے پر فرماتے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے حکم دیا تھا کہ لوگوں سے سوال نہ کرنا۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک بار لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم پر کیا فضیلت ہے؟ جیسے نماز ہم پڑھتے ہیں اور جیسے روزہ ہم رکھتے ہیں وہ بھی ایسے ہی رکھتے ہیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت نماز اور روزے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس نیکی کی وجہ سے ہے جو ان کے دل میں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک آیتِ قرآنی کی تفسیر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام

و مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حیاتِ ثانی وہی ہے جس کو صوفی 'بقا' کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جب انسان اس درجے پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی روح کا نفخ بھی اس میں ہوتا ہے۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہے، یہی وہ راز ہے جس پر پیغمبر خدا ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ مردہ میت کو زمین پر چلتا ہوا دیکھے تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ اس کے ظاہری اعمال سے ہی نہیں بلکہ اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔

آنحضور ﷺ کی کامل اطاعت، عشقِ رسولؐ اور غیرت کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے گھر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ سے کچھ تیز تیز بول رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپؓ سے رہا نہ گیا اور اپنی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مارنے کے لیے آگے بڑھے۔ آنحضرت ﷺ یہ دیکھ کر دونوں باپ بیٹی کے درمیان حائل ہو گئے اور حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو متوقع مار سے بچا لیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے گئے تو آنحضور ﷺ نے از راہِ مذاق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ دیکھا! آج ہم نے تمہیں تمہارے ابا سے کیسے بچایا۔ کچھ دنوں بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوبارہ تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہنسی خوشی حضور ﷺ سے بات چیت کر رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا اب اپنی خوشی میں بھی شریک کر لو۔ یہ سن کر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے شریک کیا۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ باقی ذکر ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

☆...☆...☆

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ ستمبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/ ستمبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب بیان ہو رہے تھے۔ آج بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاؓ نے آیت

الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ

یعنی وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

کے حوالے سے اپنی بہن کے بیٹے عروہ سے فرمایا کہ حضرت زبیر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھے کہ جب احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچی اور مشرکین چلے گئے تو آپؐ نے مشرکین کے واپس آنے کے خدشے پر فرمایا کہ ان کے پیچھے کون جائے گا تو ستر آدمیوں نے اپنے آپ کو پیش کیا جن میں حضرت زبیر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔

ابوسفیان جنگِ احد کے بعد اگلے سال بدر کے مقام پر جنگ کا وعدہ کر کے اپنا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید احتیاط کی خاطر ستّر صحابہ کی ایک جماعت بشمول حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے پیچھے روانہ کر دی۔ بخاری کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر قریش کے پیچھے خبر لانے کے لیے روانہ کیا اور فرمایا کہ اگر قریش اونٹوں پر سوار ہوں اور گھوڑے خالی ہوں تو سمجھنا کہ وہ مکہ واپس جا رہے ہیں اور اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہوں تو سمجھنا کہ نیت بخیر نہیں۔ اگر اُن کا رُخ مدینہ کی طرف ہو تو فوراً مجھے اطلاع دی جائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اب اگر قریش نے مدینہ پر حملہ کیا تو خدا کی قسم ہم اُن کو مزا چکھا دیں گے لیکن آپؐ کو خبر ملی کہ لشکرِ قریش مکہ کی طرف واپس جا رہا ہے۔

صلح حدیبیہ کی شرائط کے مطابق جب ابو جندل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا تو صحابہؓ بہت جوش میں تھے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مذہبی غیرت کی وجہ سے صحابہؓ کی آنکھوں میں خون اُتر رہا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سہم کر خاموش تھے۔ آخر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ سے کہا کہ کیا آپؐ خدا کے رسول نہیں؟ کیا ہم حق پر نہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں ہاں ضرور ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر اپنے سچے دین کے معاملے میں یہ ذلت کیوں برداشت کریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں خدا کا رسول ہوں، خدا کی منشاء جانتا ہوں اور اُس کے خلاف نہیں چل سکتا۔ وہی میرا مددگار ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا آپؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں نے یہ کہا تھا کہ اسی سال طواف کریں گے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر انتظار کرو، تم ان شاء اللہ ضرور مکہ میں داخل ہو گے اور کعبہ کا طواف کرو گے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تسلی نہ ہونے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی سوال کیے جس پر انہوں نے اُسی قسم کے جواب دیئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

دیئے تھے اور مزید فرمایا کہ رسولِ خدا ﷺ کی رکاب پر اپنا ہاتھ ڈھیلانہ ہونے دو۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں یہ سب کچھ جوش میں کہہ تو گیا لیکن بعد میں سخت ندامت ہوئی اور اپنی غلطی اور کمزوری کے اثر کو دھونے کے لیے بہت سے نفلی اعمال بجالایا یعنی صدقے دیے، روزے رکھے، نفلی نمازیں پڑھیں اور غلام آزاد کیے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیر مذاہب والوں کا بھی بے حد خیال رکھا کرتے تھے۔ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی یہودی نے کہہ دیا کہ مجھے خدا کی قسم جس نے موسیٰ کو سب نبیوں پر فضیلت دی ہے۔اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے تھپڑ مار دیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی خبر ملی تو آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈانٹا اور فرمایا کہ ایسا کیوں کیا؟ یہودی کو حق ہے کہ جو چاہے عقیدہ رکھے یعنی اپنے عقیدے کے مطابق جو چاہے وہ بول سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق و محبت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مکہ سے مدینہ ہجرت کے موقع پر بھی اور آپؐ کی وفات کے موقع پر بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشقانہ تھا۔جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ النصر نازل ہوئی جس میں آپؐ کی وفات کی مخفی خبر تھی تو آپؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اپنی رفاقت اور دنیاوی ترقی میں سے ایک کی اجازت دی ہے اور میں نے خدا تعالیٰ کی رفاقت کو ترجیح دی۔تمام صحابہؓ اس پر خوش ہوئے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چیخیں نکل گئیں اور آپؓ بے تاب ہو کر رو پڑے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ پر ہمارے ماں باپ بیوی بچے سب قربان ہوں۔آپؐ کے لیے ہم ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔گویا جس طرح کسی عزیز کے بیمار ہونے پر بکرا ذبح کیا جاتا ہے اُسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اور اپنے سب عزیزوں کی قربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت تمام صحابہؓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رونے اور اس طرح بات کرنے پر حیران تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے اتنے محبوب ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ان کو خلیل بناتا مگر اب بھی یہ میرے دوست ہیں۔پھر فرمایا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ آج سے مسجد میں کھلنے والی سب لوگوں کی کھڑکیاں بند کر دی جائیں سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی کے۔اس طرح آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنے ساتھ عشق کی داد دی کیونکہ یہ عشق کامل تھا جس نے اُنہیں بتادیا کہ اس فتح و نصرت کی خبر کے پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ہے اور آپؓ نے اپنی اور اپنے عزیزوں کی جان کا فدیہ پیش کر دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی بات پر تکرار ہو گئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید جھگڑا بڑھنے کے پیش نظر وہاں سے جانے لگے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرتہ پکڑ لیا کہ میری بات کا جواب دو اس وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرتہ پھٹ گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر اپنی غلطی تسلیم کی جس پر آپؐ نے فرمایا کہ جس وقت ساری دنیا میرا انکار کرتی تھی اُس وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ پر ایمان لایا اور ہر رنگ میں میری مدد کی۔اسی اثنا میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خفگی دیکھ کر اپنی غلطی تسلیم کرنے لگے۔یہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق تھا کہ وہ آپؐ کی تکلیف کو برداشت نہ کر سکے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نرمی کرنے کا مشورہ دیا مگر حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا جرأت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو منسوخ کر دے۔اگر یہ لوگ آپؐ کے زمانے میں ایک رسّی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے تو میں وہ رسّی بھی ان سے لے کر رہوں گا اور اُس وقت تک دم نہیں لوں گا جب تک یہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیں گے۔یہ ہے عشق و محبت کی مثال کہ نازک حالات میں بھی جب صحابہؓ لڑائی نہ کرنے کا مشورہ دے رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پورا کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔اسی طرح لشکر اسامہ کو روکنے کے لیے صحابہؓ کے مشورے کو رد کرتے ہوئے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر دشمن طاقتور ہو کر مدینہ پر فتح پالے اور مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیار کردہ لشکر کو روک نہیں سکتا۔

فتوحات عراق میں حاصل ہونے والی ایک چادر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ نے اہل لشکر سے مشورے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تحفۃً بھجوائی اور لکھا کہ اسے آپؓ لے لیجیے یہ آپؓ کے لیے تحفہ ہے لیکن آپؓ نے اُسے لینا گوارا نہیں فرمایا اور نہ اپنے رشتے داروں کو دی بلکہ اُسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرحمت فرمادیا۔باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے دو مرحومین کا ذکر خیر فرمایا۔ان میں سے پہلے مکرم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ تھے جو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کا کُل عرصہ خدمت 69 سال پر محیط ہے۔

دوسرا ذکر مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ علی احمد صاحب مرحوم معلم وقفِ جدید کا تھا جن کی 85 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ کے ایک بیٹے عبد الہادی طارق صاحب استاذ جامعہ احمدیہ گھانا ہیں جو میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنی والدہ کے جنازہ میں شامل نہ ہو سکے۔حضور انور نے دونوں مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

☆...☆...☆

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2022ء
بمقام مسجد فتح عظیم، زائن، امریکہ

مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر مساجد کے قیام کی حقیقی اغراض و مقاصد کا بیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30/ستمبر 2022ء کو مسجد فتح عظیم، صیہون، امریکہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج آپ یہاں زائن کی مسجد کے افتتاح کے لیے جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ امریکہ کو اُس شہر میں مسجد کی تعمیر کی توفیق دی ہے جو جماعت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دو دن پہلے ایک صحافی نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ مسجد اہم کیوں ہے؟ مَیں نے اسے جواب دیا کہ ہمارے لیے ساری مساجد ہی اہم ہیں۔ تاہم اس مسجد کی ایک اہمیت بھی ہے اور وہ یہ کہ یہ مسجد اُس شہر میں تعمیر ہوئی ہے جو ایک مخالفِ اسلام کا آباد کیا ہوا شہر ہے۔ اس تاریخ سے آگہی کے لیے جماعت نے ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اس شہر کی تاریخی اہمیت اور ایک نام نہاد دعویدار کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل کھڑا ہونا اور پھر اس کا خاتمہ ہونا اور پھر جماعت کا اس شہر میں مسجد تعمیر کرنا ہر احمدی کو خدا تعالیٰ کا شکر گزار بناتا ہے۔ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں اس شہر کے لوگوں کے بھی شکر گزار ہیں کیونکہ شروع میں کونسل نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا لیکن اس شہر کے لوگ جماعت کے حق میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے کونسل کو مجبور کیا۔ جماعت کے لیے یہ دن محض خوشی کا دن نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا دن بھی ہے کہ جس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اتنا بڑا نشان دکھایا۔

اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تائید و نصرت کے بے شمار وعدے ہیں اور اگر ہم خدا کا شکر ادا کریں گے تو وہ ہمیں ان وعدوں کو پورا ہوتا دیکھنے والے گواہوں میں سے بنائے گا۔ یہ وعدوں کے پورا ہونے کا نظارہ نہیں تو اور کیا ہے کہ آج سے ایک سو بیس سال پہلے جس مخالف کی وفات کی پیش گوئی حضور علیہ السلام نے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد کی تعمیر کی توفیق دے دی۔ خدا تعالیٰ نے دنیاوی جاہ وحشمت والے دھوکے باز شخص کو ہلاک کر کے اسے جھوٹا کر دیا، ختم کر دیا۔ جب کہ پنجاب کے چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے اپنے فرستادے کا دعویٰ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے متعلق تھا اسے دنیا کے دو سو بیس ممالک میں گونجنے کے سامان پیدا کر دیئے۔

اس اہم بات کو ہمیشہ ہمیں پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ ہمارے سارے کام دعاؤں سے ہونے ہیں۔ مساجد کی تعمیر بھی اسی لیے ہوتی ہے تا کہ لوگ اس میں عبادت کے لیے جمع ہوں۔ آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ مقبول دعاؤں کے لیے عبادتوں کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنالیں۔ اپنے بچوں کو بھی عبادت کی عادت ڈالیں۔ اگر ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے تو خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے ہیں۔ پس ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں آ کر دنیاداری میں نہ ڈوب جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وعدے پورے فرمانے ہیں لیکن یہ نہ ہو کہ ہمارے عملوں کی وجہ سے ان کے پورے ہونے کا وقت دُور ہو جائے یا وہ بعد میں آنے والوں کے ذریعہ سے پورے ہوں۔

آج ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں اور اس کا نام بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور پیش گوئی کے حوالے سے 'مسجد فتح عظیم' رکھا گیا ہے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پروفیسر ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ نشان جس میں 'فتح عظیم' ہوگی عنقریب ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محض پندرہ بیس دن میں ڈاکٹر ڈوئی کو ہلاک کر دیا۔ آج اس فتح کا اگلا قدم اس مسجد کے افتتاح کی صورت میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ اُس وقت کے اخباروں نے حضور علیہ السلام کی پیش گوئی اور پھر ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت کو اپنے اخباروں میں بڑی واضح جگہ دی تھی۔

ایک اخبار کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی جو ایلیاء ثانی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور اس کے مقابلہ میں غلام احمد کا دعویٰ تھا کہ آخری زمانے میں جس سچے مسیح نے آنا تھا وہ میں ہوں اور اس کی دعا کے نتیجے میں جب ڈاکٹر ڈوئی کی وفات ہوئی تو اس انڈین مسیح کی شہرت آسمانوں کو چھو گئی۔

اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو بڑی حقارت کی نظروں سے دیکھا اور اپنے اخبار مورخہ 26/ستمبر 1903ء میں انگریزی میں چند سطریں شائع کیں اور لکھا کہ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔

غرض یہ شخص حضور علیہ السلام کے چیلنج کے بعد شوخی اور شرارت میں بڑھ گیا اور حضور علیہ السلام خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے کہ خدا تعالیٰ سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دکھائے اور جھوٹے کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ اور پھر ڈاکٹر ڈوئی کے مرنے سے پندرہ دن پہلے خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو اس فتح کی اطلاع بھی دے دی۔ اور 20/فروری 1907ء کو ایک اشتہار میں شائع کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسا نشان دکھائے گا، جس میں فتح عظیم ہو گی اور یہ ساری دنیا کے لیے ایک نشان ہوگا۔ اس کے پندرہ دن بعد ہی ڈاکٹر ڈوئی کی موت کی اطلاع آ گئی۔

اخبار پھر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے اس کو سختی سے دعوت دی اور اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ مجنون ہو کر مرا اور مرزا صاحب کامیاب ہوئے۔

یہ فتح اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک نمونہ

ہے لیکن یہ ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح ہے۔ ہماری اصل فتح تو تمام دنیا کو حضور ﷺ کے قدموں پر لائیں گے۔ اس کے لیے اپنے نمونوں اور تبلیغ کو بڑھانا ہو گا۔

اصل فتح تو 'فتح مکہ' تھی۔ کیا اس کے بعد صحابہؓ نے تبلیغ چھوڑ دی تھی یا دعائیں یا عبادات چھوڑ دی تھیں؟ بلکہ دل جیتے گئے تھے جس سے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ مسلمانوں کا زوال اس لیے ہو اجب انہوں نے یہ کام چھوڑ دیے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دوبارہ قائم کرنا تھا اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ خدا نے آپؑ سے کئی وعدہ کیے اور تاریخ گواہ ہے کہ اللہ نے وہ وعدہ پورے کیے۔ دنیا کے 220 ممالک میں مرزا غلام احمد کو مسیح و مہدی کے طور پر جانا اور مانا جاتا ہے۔ دشمن اپنے وسائل اور طاقت کے ساتھ آیا پر ہمیشہ فتح آپ کے حصہ میں آئی کیونکہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جس کی خبر حضور ﷺ نے دی تھی۔ ہم نے مسلمانوں کو بھی ایک ہاتھ پر جمع کرنا ہے اور ان کے اندر سے بدعات کو ختم کرنا ہے اور غیر مسلموں کو بھی دین اسلام میں داخل کرنا ہے اس کا ذریعہ اپنی عبادات کو بلند کرنا اور اپنی زندگی کا مقصد پہچاننے میں ہے جو کہ انسان کو بنانے والے نے خود بتا دیا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد خدا کی عبادت ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ (سورۃ الذاریات 57:51)

زندگی کا اصل مقصد تو خدا کی عبادت ہے لیکن دنیا میں انسان بالغ ہو کر دنیا میں ہی کھو جاتا ہے اور اس خدا کو بھول جاتے ہیں لیکن ہم مسیح محمدی کے ماننے والوں کا یہ کام نہیں بلکہ ہم نے اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھنا ہے اور خدا کی عبادت کے حق ادا کرنے ہیں۔

آج اس خوبصورت مسجد کا افتتاح تب ہی ہو گا کہ جب ہم اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کریں۔ خدا کے حق ادا کریں عبادات کو جلدی جلدی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرتے ہوئے سنوار سنوار کر ادا کریں اور پھر ہی ان کی قبولیت ہو گی۔ اور ایسی نمازیں ہوں گی تو خدا کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنے والے بنیں گے ورنہ ایسی عبادات کی کوئی اہمیت نہ ہو گی اور وہ منہ پر ماری جائیں گی۔

ڈاکٹر ڈوئی کا بھی یہ حال تھا کہ وہ دین کے نام پر دنیا کی شہرت کا طالب تھا کہ میں مسیح محمدی کو یوں کر دوں گا اور پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دعا کا چیلنج دیا تو وہ اس میں ناکام نکلا اور اس کا وہ برا حال ہوا کہ اس ملک کے اخباروں نے بھی بیان کیا جس کا میں ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔

اس لیے اس مسجد کا حقیقی مقصد بھی تب ہی حاصل ہو گا کہ ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح دعاؤں اور عبادات سے تقویٰ حاصل کر کے اندرونی صفائی کر کے 'فتح عظیم' حاصل کریں تب ہی ہم دنیا کو دکھا سکیں گے کہ اس مسجد کے قیام کا کیا مقصد ہے، وہ حقیقی انقلاب عظیم پیدا کرنا ہے جو اسلام ہم سے چاہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج دیا تو اس کا انجام دنیا پر ظاہر ہو گیا۔ دنیا نے ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت دیکھی یہاں تک کہ اخباروں نے اس کا ذکر کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک 'عظیم شخص' قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اللہ تعالیٰ سے قرب پانے کے راستوں پر چلنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر ڈوئی کو یہ چیلنج اس لیے دیا تھا کہ اب دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہونی ہے۔ پس آج ہمارا یہ کام ہے کہ ہم جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے میں پھیلا دیں۔ اور یہ کام اُس وقت ہو گا جب ہم تقویٰ میں بڑھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے تقویٰ کی ضرورت ہے کیونکہ وہ ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ پس اپنی اندرونی صفائی کرنا ضروری ہے، جب یہ ہو گی تو تقویٰ پیدا ہو گا اور پھر دنیا نشانات پر نشانات دیکھے گی۔ پس ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے والا دن ہو گا۔ ہمارے بچوں اور ہماری نسلوں کے لیے بھی یہ دن ہو گا ورنہ اس شہر کے لوگوں کو ڈاکٹر ڈوئی کے نام سے پہچان کروا کر کیا فائدہ؟ اللہ کرے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے ہمارے اندر بھی ایک انقلاب عظیم پیدا ہو۔ ہمارے اہل وطن بھی اور دنیا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جُوا اپنی گردن میں ڈال لے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی قائل ہو جائے اور اس کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

ہر احمدی کو ایم ٹی اے سننے کی ضرورت ہے

"اس زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ نے اَور بھی آسانی ہمارے لئے پیدا فرما دی ہے۔ ایک تو اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہر احمدی کو ایم ٹی اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔ دوسرے تبلیغ کے لئے جو ایم ٹی اے اور ویب سائٹ پر پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ بعض دفعہ موقع ملتا ہے تو بیٹھ کے دیکھنے چاہئیں۔ دوستوں کو ان کا تعارف کروانا چاہئے۔ بہت سارے خط مجھے ابھی بھی آتے ہیں کہ جب سے ہم نے ایم ٹی اے پر کم از کم خطبات ہی باقاعدہ سننے شروع کئے ہیں ہمارا جماعت سے مضبوط تعلق ہو رہا ہے۔ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو رہی ہے۔ پس آجکل ایم ٹی اے اور اسی طرح alislam کی جو ویب سائٹ ہے، یہ بڑا اچھا ذریعہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو بھی پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے اور جماعت سے جوڑنے کا بھی ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جُڑنے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ مارچ 2016ء مسجد بیت الفتوح، لندن، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 25/ مارچ 2016ء)

چند حروف کا نذرانہ

بخدمت قابلِ صد احترام ثاقبؔ زیروی صاحب مرحوم و مغفور

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

اس نے لکھا جو، حق تھا اور بے حجاب تھا
اس کا کلام شعر و سخن کا شباب تھا

حق کے بیاں میں شعلہ دمکتا ہوا تھا وہ
ثاقبؔ تھا جس کا نام وہ اک شہاب تھا

روشن تھا وہ ستارہ صحافت کے اَوج پر
ممتاز تھا لحن میں، دیں کا رباب تھا

اس کی صدا سے ہوتے تھے دل ایسے مرتعش
جیسے الٰہی رعب ورائے حجاب تھا

ہادیؔ! تھی اس کی ذات امامت سے منسلک
اس کا قلم چنانچہ سراپا ثواب تھا

ثاقب زیروی صاحب

1918ء تا 13 جنوری 2003ء (تقریباً 83 برس عمر)

آپ کا نام محمد صدیق تھا۔ ثاقب تخلص تھا۔ آپ کے والد بزرگوارم کا نام حکیم اللہ بخش تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ زیرہ کے رہنے والے تھے۔ اس نسبت سے زیروی کہلاتے تھے۔ لکھاری بھی تھے ادیب بھی اور شاعرِ باکمال بھی۔

عموماً جلسوں میں کسی اور کا کلام نہیں پڑھا جاتا الّا ماشاء اللہ۔ انہیں اجازت ملی کہ وہ خود اپنا کلام پڑھیں۔ ثاقب صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا تازہ کلام جلسہ سالانہ میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انہیں اپنی نظم پڑھنے کی بھی اجازت دی کیونکہ وہ خلافت میں ہو کر لکھتے تھے۔ یہ ان کی امتیازی سعادت تھی۔ وہ اپنا کلام سچائیوں کی روشنائی سے تحریر کرتے اور دلوں کی دھڑکنوں پر گاتے تھے۔ اور جس جگہ کلام سناتے فضاؤں میں ارتعاش پیدا کر دیتے تھے۔ تحریر اور صحافت میں ایک بلند مقام پر فائز تھے۔ الغرض وہ ایک نابغہ ٔروزگار تھے جو تاریخی داستانوں میں ہمیشہ نمایاں دکھائی دیتے رہیں گے۔ اے اللہ ان پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرما۔

گزٹ جوبلی

پروفیسر محمد ہادی مونسؔ صاحب

گزٹ پڑ ہیں ہم آج شیریں بیاں
کہ آدھی صدی سے ہے یہ ضو فشاں

ہے شاہد زمانہ، زمیں ، آسماں
گزٹ ہے نوائے مسیح الزماں

دلوں میں گزٹ کے ہیں جلوے نہاں
نگاہوں میں فردوسِ خنداں عیاں

گزٹ اِک مرقعِ علم و ادب
جماعت کا ہے بہتریں ترجماں

جہادِ قلم یوں گزٹ سے کرو
کہ دشمن بھی دل سے ہو رطب اللساں

مقابل پہ عالِم نہ عالَم رہا
گزٹ بولتا ہے تو سب بے زباں

سبق اس نے توحید کے وہ دیئے
کہ گمراہ منزل کی جانب رواں

گزٹ رو برو تو سبھی سرخرو
گزٹ سے نظر آئیں سب شادماں

مبارک گزٹ کی ہو یہ جوبلی
خدایا یہ چلتا رہے کارواں

گزٹ سے اے مونسؔ خزائن ملے
جو لعلِ یمن سے ہیں بڑھ کر گراں

اپنی نسلوں کو میڈیا کی برائیوں سے بچائیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ میں سے چند اقتباسات

ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے

''کئی گھروں میں اس لئے بے چینی ہے کہ بیوی کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اور بچوں کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اس لئے کہ مرد رات کے وقت ٹی وی اور انٹرنیٹ پر بیہودہ پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور پھر ایسے گھروں کے بچے بھی اسی رنگ میں رنگین ہوجاتے ہیں اور وہ بھی وہی کچھ دیکھتے ہیں۔ پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/ مئی 2016ء بمقام مسجد گوٹن برگ، سویڈن، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 10/ جون 2016ء)

حیا کا معیار بلند کرنے کی ضرورت

''... آج کل کی دنیاوی ایجادات جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی ذکر کیا تھا، ٹی وی ہے، انٹرنیٹ وغیرہ ہے اس نے حیا کے معیار کی تاریخ ہی بدل دی ہے۔ کھلی کھلی بے حیائی دکھانے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ بے حیائی نہیں ہے۔ پس ایک احمدی کے حیا کا یہ معیار نہیں ہونا چاہئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ پر کوئی دیکھتا ہے۔ یہ حیا نہیں ہے بلکہ ہوا و ہوس میں گرفتاری ہے۔ بے حجابیوں اور بے پردگی نے بعض بظاہر شریف احمدی گھرانوں میں بھی حیا کے جو معیار ہیں، الٹا کر رکھ دیئے ہیں۔ زمانہ کی ترقی کے نام پر بعض ایسی باتیں کی جاتی ہیں، بعض ایسی حرکتیں کی جاتی ہیں جو کوئی شریف آدمی دیکھ نہیں سکتا چاہے میاں بیوی ہوں۔ بعض حرکتیں ایسی ہیں جب دوسروں کے سامنے کی جاتی ہیں تو وہ نہ صرف ناجائز ہوتی ہیں بلکہ گناہ بن جاتی ہیں۔...

پس ہر احمدی نوجوان کو خاص طور پر یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آج کل کی برائیوں کو میڈیا پر دیکھ کر اس کے جال میں نہ پھنس جائیں ورنہ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ انہی بیہودگیوں کا اثر ہے کہ پھر بعض لوگ جو اس میں ملوث ہوتے ہیں تمام حدود پھلانگ جاتے ہیں اور اس وجہ سے پھر بعضوں کو اخراج از جماعت کی تعزیر بھی کرنی پڑتی ہے۔ ہمیشہ یہ بات ذہن میں ہو کہ میرا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ جنوری 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 5/ فروری 2010ء)

بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں

”زنا ہے، بدنظری وغیرہ ہے۔ یہ برائیاں آج کل میڈیا کی وجہ سے عام ہوگئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلی وژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام وغیرہ دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو برائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکے لڑکیاں بعض احمدی گھرانوں میں بھی اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے۔ پھر بعض بدقسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو زنا ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی بُرائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی، ہماری اولادیں برباد ہوگئی ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 23/اپریل 2010ء بمقام سوئٹزرلینڈ، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 14/مئی 2010ء)

کم عمر بچوں میں موبائل فون کا غیرضروری استعمال

”پھر آج کل یہاں بچوں میں ایک بڑی بیماری ہے ماں باپ سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کونسا بزنس کر رہے ہیں ؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کر کے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے پھر غلط باتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ فون سے لوگ رابطے کرتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں اس لئے فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے اس میں بچوں کو ہوش نہیں ہوتی کہ وہ انہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھی بچ کر رہیں۔ ٹی وی کا پروگرام جیسا کہ میں نے ابھی بات کی ہے اس میں بھی کارٹون یا بعض پروگرام جو معلوماتی ہوتے ہیں وہ دیکھنے چاہئیں۔ لیکن بیہودہ اور لغو پروگرام جتنے ہیں اس سے بچنا چاہئے۔“

”(خطاب برموقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ جرمنی۔ 16/ستمبر 2011ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 9/مارچ 2012ء)

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی بہت زیادہ دعا کرو

”اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی بہت زیادہ دعا کرو۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء بمقام مسجد بیت الہدیٰ، سڈنی۔ آسٹریلیا، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 8/نومبر 2013ء)

تحریک وقفِ جدید کی اہمیت اور اس کی برکات

مکرم پروفیسر فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا

خلافتِ احمدیہ کے طفیل جماعت احمدیہ کو عطا ہونے والی عظیم الشان تحریکات میں سے تحریک وقفِ جدید ایک بابرکت تحریک ہے۔ جس کا قیام سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اس تحریک کا پسِ منظر در اصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خواہش ہے جو آپ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی:

”اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے ایک ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالکِ ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوتِ حق کریں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت جماعت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا ہے۔“

(نشانِ آسمانی۔ روحانی خزائن جلد 4، صفحہ 432)

چنانچہ وقفِ جدید کی مبارک تحریک کا آغاز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ عید الاضحیہ مورخہ 9؍ جولائی 1957 سے فرمایا جس میں آپؓ نے جماعت کے نوجوانوں کو ہندوستان کے اولیاء کرام مثلاً حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہما کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو دینِ اسلام کی اشاعت اور تربیت کے لئے وقف کرنے کی تحریک فرمائی:

”میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔۔۔ ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جا کر ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں تبلیغ بھی کریں اور لوگوں کو تعلیم بھی دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں۔ جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔ اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آجائے گا جو پرانے صوفیاء کے زمانے میں تھا۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ یکم اگست 1957ء، صفحہ 4 بحوالہ تاریخ احمدیت، جلد 19، صفحہ 3)

حضورؓ نے وقفِ جدید کے متعلق بعض تفاصیل جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ 27؍ دسمبر 1957ء کو بیان فرمائیں اور فرمایا کہ اس سکیم کا مقصد پاکستان کے کونے کونے میں معلّمین کا جال بچھا دینا ہے جس کے لئے لاکھوں معلّمین کی حاجت ہے (دیکھئے سلسلہ احمدیہ۔ جلد دوم، صفحہ 549)۔ اور پھر اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 3؍ جنوری 1958ء کو آپؓ نے فرمایا:

”ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11؍ جنوری 1958ء، صفحہ 2 بحوالہ خطباتِ محمودؓ۔ جلد 39، صفحہ 2)

اہمیت

پس وقفِ جدید اسلام کی تبلیغ اور بنی نوع انسان کی تعلیم و تربیت کے عظیم مقصد کے لئے قائم کیا گیا۔ اس تحریک کی اہمیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مندرجہ ذیل عبارت سے خوب عیاں ہوتی ہے۔ فرمایا:

”یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 7؍ جنوری 1958ء، صفحہ 1 بحوالہ تاریخ احمدیت۔ جلد 19، صفحہ 6، 7)

حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کرتے ہوئے مخلصین نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا اور صرف دو ماہ کے اندر اندر 245 واقفین اس تحریک میں شامل ہوئے اور ملک بھر میں بھجوائے گئے۔

(سلسلہ احمدیہ۔ جلد دوم، صفحہ 550)

اغراض و مقاصد

تحریک وقفِ جدید کے پس منظر اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی دو بنیادی اغراض سامنے آتی ہیں۔ انہیں بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”پہلا مقصد دیہاتی تربیت کا تھا اور دوسرا مقصد پاکستان میں بسنے والے ہندوؤں کو مسلمان بنانا تھا۔“

(خطباتِ طاہرؒ۔ جلد 4، صفحہ 1009، 1010)

چنانچہ وقفِ جدید کے مندرجہ بالا دوسرے بڑے مقصد کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:

”مجھے بتایا گیا ہے کہ وقفِ جدید کے ماتحت اب اچھوت اقوام تک بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور اس کے امید افزا نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 5؍ جنوری 1962ء، صفحہ 1 بحوالہ جماعت احمدیہ کا تعارف، صفحہ 401)

مالی نظام کا قیام

تحریکِ وقفِ جدید کی عظیم الشان وسعت کے پیشِ نظر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے تحت ہونے والے تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی کاموں کی ضرورت کے لئے چندہ وقفِ جدید مقرر فرمایا۔ ابتداء میں چندہ وقفِ جدید کی شرح کم از کم 6 روپے سالانہ رکھی گئی پھر بعد میں 12 روپے ہوگئی اور بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کم از کم شرح کو ختم کر دیا اور فرمایا کہ حسبِ استطاعت سب اس بابرکت نظام میں حصہ لے سکتے ہے۔

(جماعت احمدیہ کا تعارف، صفحہ 404)

عالمگیر تحریک

اسی طرح 1985ء تک یہ تحریک صرف برصغیر تک محدود تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ 27/دسمبر 1985ء کو اس کا دائرہ وسیع کر کے اسے عالمگیر تحریک بنا دیا۔ فرمایا:

”میں اس سال وقف جدید کی مالی تحریک کو پاکستان اور ہندوستان میں محدود رکھنے کی بجائے ساری دنیا پر وسیع کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔“

(خطباتِ طاہرؒ جلد 4، صفحہ 1020)

اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ 8/ جنوری 2016ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے اخراجات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

”اس کے اخراجات مخصوص ملکوں اور مخصوص علاقوں کے لئے ہیں۔ مغربی اور امیر ممالک سے وقف جدید کی مدّ میں جو چندہ آتا ہے وہ بھارت اور افریقہ کے عموماً دیہاتی علاقوں میں خرچ ہوتا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب یہ تحریک باقی دنیا کے لئے بھی عام کی تھی تو امیر ممالک میں وقف جدید کو جاری کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندوستان کے اور قادیان کے جو اخراجات ہیں وہ وقفِ جدید سے پورے کئے جائیں جبکہ تحریک جدید سے جو اخراجات کئے جاتے ہیں وہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں مرکز سے مدد کی ضرورت ہو کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ رقم مرکز میں آتی ہے اور وہاں سے اخراجات کیے جاتے ہیں۔ بہرحال وقف جدید کے ذریعہ سے بہت سے منصوبے غریب یا غیر ترقی یافتہ ملکوں میں سر انجام پا رہے ہیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 29/ جنوری 2016ء، صفحہ 6)

چندہ تحریک جدید کے مصارف اور مالی قربانی کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

”امیر ممالک سے یا مغربی ممالک سے جو وقفِ جدید کا چندہ لیا جاتا ہے وہ دوسرے نئے منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا جہاں اور مزید ضروریات بڑھ رہی ہیں، مساجد بن رہی ہیں، مشن ہاؤسز بن رہے ہیں، لٹریچر چھپ رہا ہے۔ یہ قربانیاں جو مغربی ممالک کے احمدی کر رہے ہیں جہاں ان کو اپنے ملک میں جماعتی پروجیکٹس کو اور کاموں کو آگے بڑھانے میں وسعت دینے میں کام آ رہی ہیں وہاں غریب ممالک میں احمدیت کی ترقی میں بھی یہ ممد بن رہی ہیں۔ اور یوں امیر ممالک کے قربانی کرنے والے لوگ بھی انفرادی طور پر بھی جو معمولی قربانی کر رہے ہیں بحیثیت جماعت ان کی قربانی تیز بارش کے نتائج پیدا کر رہی ہے۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد 9، صفحہ 10)

تحریک وقف جدید کے ثمرات

اس مبارک تحریک کے ذریعے پاکستان، ہندوستان اور افریقہ کے دیہاتی علاقوں میں خصوصاً جہاں تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی خدمات بجالائی جا رہی ہیں، وہاں بنی نوع انسان کی خدمت اور بہبودی کی خاطر متعدد ہسپتال، میڈیکل کلینکس اور ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائم ہوئی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ 7/جنوری 2022ء میں وقفِ جدید کے چونسٹھویں سال یعنی 2021ء میں ہونے والی ترقیات کے ضمن میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید میں شاملین کی تعداد چودہ لاکھ پینتالیس ہزار (1,435,000) ہے نیز فرمایا:

”گزشتہ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک سو ستاسی (187) مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے علاوہ افریقہ میں ایک سو پانچ (105) مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اسی طرح ایک سو چوالیس (144) مشن ہاؤس قائم ہوئے جن کی اکثریت افریقہ میں ہے اور پینتالیس (45) مشن ہاؤس زیرِ تعمیر بھی ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں فوری طور پر ہم مشن ہاؤس بنا نہیں سکتے وہاں کرائے پر عمارتیں لی جاتی ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں سات سو اکتیس (731) مشن ہاؤسز اور مربی ہاؤس کرائے پر لیے ہیں۔ دوسرے ایشین ممالک میں بھی چھ سو بتیس (632) مشن ہاؤسز کرائے پر ہیں۔ تو بہرحال یہ بتا دوں کہ عموماً وقفِ جدید کے چندے کا اکثر حصہ افریقہ کے ممالک پر خرچ کیا جاتا ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 28/ جنوری 2022ء، صفحہ 9)

پس اس مبارک تحریک میں حصہ لینے والے تمام افراد اشاعتِ اسلام کی عالمی مہم میں کردار ادا کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ہر طرح کی قربانی پیش کر کے اپنا قرب پانے کا موقع عطا فرماتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔... اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔...

(باقی صفحہ 34)

ربوہ کے بازار

مکرم قریشی عبدالحلیم سحرؔ صاحب ایم اے، ناظر دارالضیافت ربوہ

ربوہ جس کے معنے اُونچی جگہ اور ٹیلہ کے ہیں، یہ اُس مقدس اور پیارے شہر کا نام ہے جو پنجاب میں دریائے چناب کے کنارے آباد ہے۔ یہ بہت ہی خوبصورت اور پیارا روحانی شہر ہے۔ اس کی خوبصورت گلیاں اس کے ترتیب سے آراستہ محلے اور سب سے پیارا نظارہ اُس کے نفیس اور خوبصورت بازار ہیں۔ جو اس کے حُسن کو چار چاند لگا رہے ہیں۔ آج سے تقریباً 74 سال پہلے یہ سرزمین ایک چٹیل میدان کی طرح تھی، کسی ذی روح کا نام و نشاں نہ تھا، اس کو اللہ کے ایک نیک اور پیارے بندے نے خدا تعالیٰ کے اِذن سے آباد کیا، جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے آج بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ ان شاء اللہ وہ دن جلد آنے والے ہیں کہ تمام ملکوں سے قافلے پرواز کرتے ہوئے اِس کی سرزمین پر اُترا کریں گے، نسلیں اِس مقدس شہر ربوہ کو آباد کرنے والے باسیوں پر سلام بھیجا کریں گی، اس کی ایک ایک انچ زمین قیمتی ہو گی۔ احمدیت کی سچائی کا نور اور سورج ان شاءاللہ اسی شہر سے پوری دنیا کو روشن کیا کرے گا۔

جب ربوہ شہر کی بنیاد رکھی گئی تو اِس کی زمین کا رقبہ 1030 ایکڑ تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ مغرب کی طرف، شمال کی طرف اور جنوب کی طرف پھیل رہا ہے چونکہ مشرق کی طرف دریائے چناب ہے اِس طرف آبادی زیادہ نہیں پھیلی۔

ابتداء میں اللہ کے مخلص اور فدائی بندوں نے اِس کی بنیادوں میں اپنی زندگی کے پیارے اور حسین دن گزارے اور اس کی ابتدائی مشکلات کو اپنی آنکھوں پر لیا، اِس طرح اِس کو آباد کرنے میں وہ لگ گئے جس طرح فرشتوں کو حکم ہوا ہو یہ کرو تو وہ اپنی گردنیں جھکا کر سب کچھ کر گزرتے ہیں، کچھ اِسی طرح وہ لوگ بہت پیارے اور مخلص تھے جنہوں نے اِس پیاری بستی کو اپنی محنت اور انتھک کوششوں سے حُسن بخشا۔ جب شہر آباد ہوتے ہیں اُن کی بنیادیں پڑتی ہیں تو وہاں کے باسیوں کے لئے روحانی ضروریات کے ساتھ ساتھ جسمانی ضرورتوں کی اُتنی ہی اہمیت ہوتی ہے۔ تب وہ اپنی جسمانی بقاء کے لئے جدو جہد کرتے ہیں، جس کا تعلق معاشیات سے ہے۔ اِس مقدس شہر میں کس طرح کاروبار کا آغاز ہوا اور ان نہتے درویشوں کی ضروریات زندگی کے لئے کس طرح ابتداء ہوئی، اِس کے لئے جن بزرگوں کا نام نمایاں نظر آتا ہے اُن میں مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم، مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم (دونوں سگے بھائی تھے) اور قریشی محمد اکمل صاحب مرحوم (افضل برادرز والے) شامل ہیں۔ خاکسار نے مکرم قریشی محمد اکمل صاحب سے ذاتی طور پر مل کر اُس وقت کے حالات اور واقعات، مشکلات اور کاروبار کے آغاز کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ اسی طرح دونوں بھائیوں سے ربوہ شہر کے بارہ میں بھی گفتگو ہوتی رہی۔

مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم خاکسار کے تایا جان تھے اور مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم خاکسار کے والد تھے۔ قادیان میں بھی اِن تینوں کا کاروبار اکٹھا تھا مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم اور مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم نے ہجرت کے بعد شروع میں ربوہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک شہر جس کا نام چنیوٹ ہے وہاں آٹے کا ڈپو بنایا۔

قادیان سے ہجرت کے بعد مکرم محمد اکمل قریشی صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ قریشی برادران سے اُن کی ملاقات فیصل آباد مسجد میں ہوئی۔ وہاں ہمارا پروگرام بنا کہ جب مرکز بنے گا تو ہم اکٹھے کاروبار کریں گے۔ اِسی دوران مکرم قریشی فضل حق صاحب کوئٹہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور عرض کیا کہ حضور مرکز ہو تو ہم اکٹھے ہو جائیں، اُس پر حضور نے فرمایا وہیں رہیں جہاں ہیں جب مرکز بنے گا تو وہاں آجائیں، کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ مرکز بن گیا ہے اور اُس کا نام ربوہ رکھا گیا ہے، یہ ایک پُرانے شہر چنیوٹ سے چھ میل کے فاصلہ پر دریائے چناب کے کنارے ایک چٹیل میدان ہے۔ اُس وقت انتہائی خوشی ہوئی۔ خاکسار نے سب کچھ سمیٹ کر ربوہ آنے کا پروگرام بنایا۔ گندم خرید کر گھر دے دی اور کہا کہ میں جا رہا ہوں معلوم نہیں کتنی دیر لگے۔ مکرم محمد اکمل قریشی صاحب مرحوم نے بتایا کہ قریباً صبح کے دس بجے خاکسار ربوہ پہنچا تو دیکھا کہ قریشی فضل حق صاحب مرحوم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں نلکا لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میں نے کہا قریشی صاحب آپ کے پاس سارا سامان نہیں ہے لاہور چلتے ہیں اور باقی سامان لے آتے ہیں، اُسی دن لاہور گئے اور شام تک بقیہ سامان خرید کر واپس آگئے۔ پھر وہاں پہلا نلکا لگانا شروع کیا، اِس دوران بوکی پھنس گئی، بیس فٹ گہرا گڑھا تھا کھود کر اُسے نکالا۔ اطلاع ملی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بجے دوپہر تشریف لا رہے ہیں۔ ہماری کوشش تھی کہ آنے سے پہلے نلکا لگ جائے، اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے نلکا لگ گیا۔ اور میں نے اور قریشی فضل حق صاحب نے حضورؓ کو گلاس میں پانی پیش کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ٹینٹ سے باہر تشریف لائے اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔

یہ وہ پیارے اور پُرخلوص اور ایمانوں سے پُر لوگ تھے جنہوں نے اِس پیارے شہر کی بنیادیں ڈالیں اور اپنے پیارے اور محبوب امام کی آواز پر لبیک کی آواز بلند کی۔ شروع میں ہم ٹینٹوں (شامیانوں) میں رہتے تھے۔ 1949ء میں کچے گھر بنے۔ بعض اوقات تو ہم بوری ڈال کر کھلے میدان میں

سو جاتے تھے۔اِس کے بعد ضروری اشیاء کے لئے دوکان کی ضرورت محسوس ہوئی۔کسی نے کہا گڑ چاہئے، کسی نے چاول کی، کسی نے آٹے کی، کسی نے دالوں کی اور اِسی طرح گھی چینی،صابن کی۔چنانچہ ہم نے بارہ روپے کی کرایہ پر چھولداری حاصل کی اور اُس میں دوکان ڈالی۔کوئی کوئی چیز مانگتا کوئی اور چیز مانگتا،خیر ہم سائیکل پر جا کر چنیوٹ سے چیزیں لے آتے۔یہ ربوہ کی پہلی دوکان تھی جو فضل عمر ہسپتال ربوہ کی جگہ پر ڈالی گئی۔اِس دوکان کا کھولنے کا اعزاز مکرم قریشی فضل حق صاحب اور قریشی اکمل اور قریشی عبدالغنی صاحب کو حاصل ہوا۔مکرم قریشی فضل حق صاحب کے چھوٹے بھائی ساتھ ساتھ احمد نگر میں کریانہ کی دوکان کر رہے تھے، وہ بھی اپنے بڑے بھائی کے ساتھ مکمل طور پر شامل ہو گئے۔یہ تاریخی اور مثالی جوڑی یعنی مکرم قریشی فضل حق صاحب اور مکرم قریشی عبدالغنی صاحب زندگی کے آخری سانس تک اکٹھے کاروبار کرتے رہے،اِس کے بعد آہستہ آہستہ اور ضروریات زندگی کی دوکانیں کھلنا شروع ہو گئیں۔چنانچہ ربوہ کا پہلا بازار جو کہ کچا بازار کہلایا ربوہ اسٹیشن کے سامنے قائم ہوا۔

ربوہ میں پہلا برف کا کارخانہ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب جو مکرم مولانا چوہدری ہادی علی صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا و مربّی سلسلہ کے والد تھے، نے فیکٹری ایریا ربوہ میں کھولا۔اِس طرح ربوہ میں گرمیوں میں نماز جمعہ کے لئے مساجد میں مفت برف مہیّا کی جاتی تھی۔اِسی طرح ربوہ کے باسیوں کو تازہ آٹا مہیا کرنے کے لئے مکرم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم نے رحمت بازار (غلہ منڈی) میں آٹے کی چکی لگائی جو ربوہ کے مکینوں کی ضرورت پوری کرنے میں خوب چلی اور خوب چلی یہاں تک کہ لوگ گندم لالیاں سے بھی پسوانے کے لئے لے کر آتے تھے، اِس چکی پر ایک بہت ہی محنتی کارکن حمید احمد عرف مِیدا کام کرتے تھے۔اس چکی کی نگرانی مکرم راجہ نعیم احمد صاحب کرتے تھے۔

اسٹیشن کے سامنے کچے بازار میں ربوہ کی پہلی دوکان مکرم قریشی فضل حق صاحب، مکرم قریشی محمد اکمل صاحب اور مکرم قریشی عبدالغنی صاحب نے ڈالی۔

مکرم خان میر صاحب (سابق باڈی گارڈ) نے ہوٹل بنایا جہاں دہی،دودھ اور بہترین گاجر کا حلوہ اور چائے ملتی تھی۔مکرم عبداللطیف صاحب (برادر مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب) نے سائیکل مرمت کا کام شروع کیا۔

مکرم سیّد ولایت حسین شاہ صاحب نے دودھ،دہی،چائے اور مٹھائی کی دوکان ڈالی۔ان کے گلاب جامن اتنے لذیذ ہوتے کہ لوگ انگلیاں چاٹتے رہ جاتے تھے۔

مکرم خواجہ شریف احمد صاحب نے سبزی کا کام شروع کیا۔مکرم بشارت اللہ صاحب نے قصاب کا کام شروع کیا،اُس وقت بکرے کا گوشت 13 آنے کلو فروخت ہوتا تھا۔مکرم بشارت اللہ صاحب خوبصورت آواز میں اذان بھی دیا کرتے تھے۔

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب سرساوی نے میڈیکل کی دوکان کھولی۔مکرم صلاح الدین سیلونی صاحب نے چائے کا کام شروع کیا۔مکرم احمد علی صاحب نے سائیکل کی دوکان کھولی۔

مکرم عبدالسلام صاحب نے ٹیلرنگ کی دوکان بنائی،جو ماڈرن ٹیلرز کے نام سے مشہور ہوئی۔ہیرڈریسر کی دوکان مکرم محمد دین صاحب نے شروع کی۔

اِسی دوران فیاض ٹی سٹال بنی۔نعمت ٹی سٹال مکرم نعمت اللہ صاحب نے منڈی میں بنائی۔

مکرم شیخ عبدالسلام صاحب نے پان اور مٹی کے برتنوں کا کاروبار کیا۔

مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ سے آئے اور کریانہ کی دوکان ڈالی۔

مکرم اسحاق صاحب نے ماڈرن سٹور کے نام سے دوکان بنائی جو منصور احمد، پیس ویلج کے والد اور پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اللہ مرحوم بالٹی مور، امریکہ کے خسر محترم تھے۔

مکرم قاضی منصور احمد صاحب چینی کا ڈپو چلاتے تھے اور ساتھ ساتھ ہومیوپیتھک کی پریکٹس بھی کرتے تھے۔

مکرم محمد رمضان صاحب نے ہیر ڈریسر کی دوکان بنائی۔

مکرم احمد اللہ صاحب نے لکڑی کا ٹال بنایا۔

مکرم عبداللہ صاحبؓ نے جلد سازی کا کام شروع کیا جو حافظ فیض اللہ کے والد اور کلیم اللہ فیضی ٹرانٹو کے دادا تھے۔

سیالکوٹ ہاؤس یہ ایوانِ محمود کے سامنے کارنر پر تھا جہاں اب ربوہ جوس کارنر ہے۔سیالکوٹ ہاؤس چوہدری محمد بوٹا صاحب کی دوکان تھی۔

لاہور ہاؤس مکرم حنیف احمد لاہوری کے والد صاحب نے بنایا۔

رحمت بازار میں مکرم امین صاحب دارالخیر جنرل سٹور بنایا جہاں سے ہر چیز مل جاتی تھی۔

یہ وہ بازار ہے جو ایک غیر آباد زمین پر قائم ہوا تھا جو اب پکے اور خوبصورت بازار میں تبدیل ہو چکا ہے۔ربوہ جہاں کوئی آبادی نہ تھی دور دور تک کوئی درخت نہ تھا سوائے ایک اسٹیشن کے پاس کیکر کا پُرانا درخت تھا اور دوسرا پُرانے بس کے اڈے پر تھا۔باقی ہر طرف کلر ہی کلر تھا۔

مکرم قریشی محمد اکمل صاحب نے بتایا کہ ایک دن ریلوے پھاٹک تک گیا تو ایسا محسوس ہوا کہ بہت دور نکل آیا ہوں،اُس وقت ارد گرد کے لوگ کہتے تھے یہ تو پاگل اور دیوانے لوگ ہیں،یہاں کیا کرنے آئے ہیں،یہاں تو پانی بھی نہیں ہے، کیسے زندہ رہیں گے، کسی جانور کا نام و نشان نہ تھا۔ایک دفعہ ایک کتا دیکھا تو معلوم ہوا کہ کوئی دیہاتی گاؤں سے آیا ہے اُس کے ساتھ آ گیا ہے۔

پھر ایک دو بڑے کوّے (ٹوڈر کاں) دیکھے جو سامنے پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھے تھے،ہم بہت حیران ہوئے۔

بازار کا ماحول بہت پیارا اور پاکیزہ تھا سب لوگ ایک برادری کی طرح رہتے تھے۔نمازوں کی پابندی،قرآن کریم کی صبح کی نماز کے بعد سحر انگیز تلاوت کی آواز،نظام جماعت کی غیر معمولی اطاعت،ایمانداری،مہمانوں کے لئے اعلیٰ نمونہ،ناپ تول میں انصاف،میٹھی زبان،اعلیٰ اخلاق یہ سب چیزیں اُن کچے بازار کے دوکان داروں میں موجود تھیں۔

شروع میں ضروریات محدود تھیں پھر دفاتر بن گئے،آبادی بڑھی کاروبار بڑھے اِرد گرد سے گاؤں کے لوگ آنے شروع ہوئے۔اِس طرح یہ بازار بڑے بازاروں میں بدلنے لگے۔

یہ عجیب ماجرا جو اِس بے آب و گیاہ سرزمین پر گزرا یہ دیہات کے لوگوں کے لئے معجزہ سے کم نہ تھا۔ اُن کا دعویٰ تھا کہ اِس سر زمین پر انسان تو کیا چرند پرند کا وجود قائم رہنا ممکن نہیں۔ یہاں تو پانی نہیں نکل سکتا، کوئی درخت نہیں اُگ سکتا، لیکن اِن بھولے بادشاہوں کو کیا معلوم تھا کہ اِس جگہ کو آئندہ آنے والے سالوں میں اور صدیوں میں ایک عظیم الشان بین الاقوامی حیثیت حاصل ہونے والی ہے۔ ویرانے سرسبز وادی میں بدل جائیں گے، ایک دوکان سے سینکڑوں دوکانیں بن جائیں گی۔ یہ تو اُسی دن مقدر ہوگیا تھا جب خدا کے ایک برگزیدہ اور پیارے بندے نے اپنے جاں نثاروں، درویشوں کے ہمراہ مقدس ہاتھ اُٹھا کر آسمانی دروازوں کو کھٹکھٹایا تھا۔ پھر اُن ابواب سے رحمت کی مُوسلادھار بارش ہونے لگی۔

محل وقوع کے لحاظ سے ربوہ دریائے چناب کے مغربی کنارے پر واقع ہے، جہاں شرقاً غرباً پھیلی ہوئی پہاڑیوں کا سلسلہ پایا جاتا ہے کچھ پہاڑیاں آبادی کے درمیان واقع ہیں۔ ربوہ کے شرقی جانب دریائے چناب بڑا خوبصورت نظارہ پیش کرتا ہے۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے بازار بہت پھیل چکے ہیں اور ان میں ہر قسم کی دوکانیں ہیں گول بازار اور غلہ منڈی (رحمت بازار) اور اب مبشر مارکیٹ (رحمت غربی) اور اِسی طرح اقصیٰ روڈ، کالج روڈ، یونیورسٹی روڈ، ساہیوال روڈ، نصیر آباد اور طاہر آباد میں بڑی بڑی دوکانیں کھل چکی ہیں۔ اِس ربوہ کو آباد کرنے والے پیارے لوگ اپنی محنت اور جانفشانی سے اپنا نام تاریخ میں ہمیشہ کے لئے زندہ کر گئے ہیں۔ اب تو گورنمنٹ کی طرف سے یوٹیلٹی سٹور بھی قائم ہیں، ان کی تعداد چار کے قریب ہے۔ اس کے ساتھ سروس شوز والی دوکان نے بھی کافی شہرت حاصل کرلی ہے۔

ربوہ کا گول بازار شروع ہی سے بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ اِس کے بالکل سامنے مسجد بیت المھدی نے خوبصورتی اور حُسن سے گول بازار کی رونق کو چار چاند لگادیئے ہیں۔ جیسے ہی نماز کا وقت ہوتا ہے اذان کے بجائے گھنٹی بجتی ہے، چونکہ مملکتِ خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان نے احمدیوں کو اذان دینا منع ہے، دوکانیں بند ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور تمام دوکاندار مسجد کی طرف دوڑتے ہیں۔ سارا بازار بند ہوجاتا ہے۔ اب تھوڑی سی سستی ہے جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ بازاروں کا حُسن اِسی میں ہے کہ تجارت کے وقت تجارت اور نمازوں کے وقت اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔ ڈِش کی پہلی دوکان ربوہ میں جنوری 1991ء میں مکرم بشارت احمد صاحب المعروف ڈش ماسٹر نے کھولی۔ الٰہی نشانات میں سے ایک نشان ایم ٹی اے کا اجراء تھا اور نشریات کا آغاز 1992ء میں ہوا۔ مکرم بشارت احمد صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اُنہیں جب بھی جماعتی ضرورت کے لئے بلایا گیا یہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر حاضر ہو جاتے رہے، اُنہوں نے افریقہ کے کئی ملکوں میں ڈِش لگانے کی خدمات انجام دیں۔

گول بازار کے حُسن میں ایک اور چیز نے بھی اضافہ کیا ہوا ہے وہ سرکاری اور نجی بنک ہیں۔ ربوہ میں بنک 1974ء کے بعد کھلے۔ ربوہ کے قریب کوٹ میر شاہ گاؤں میں مسلم کمرشل بنک تھا جو بعد میں احمد نگر چلا گیا، ربوہ کے باشندوں کو یہ بھی سہولت تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نیشنل بنک آف پاکستان، حبیب بنک، الحبیب بنک، حبیب میٹروجے ایس بنک، فیصل بنک، الفلاح بنک، مسلم کمرشل بنک، الائیڈ بنک، پنجاب بنک، یو بی ایل، اور قومی بچت بنک کھل چکے ہیں، یہ ادارے تجارت کی فروغ کے لئے بہت بڑی سہولت ہیں۔

بہر حال بازار کسی بھی شہر یا معاشرہ کی اندرونی عکاسی کرتے ہیں۔ اُن کی بناوٹ اشیاء کی رسد و طلب، تاجروں کے کردار، لین دین، ناپ تول کا نظام اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مسجدوں کے لئے نکلنا وہاں کے باشندوں کے کردار کو جاننے میں بہت حد تک معاون اور مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

اب دوکانداروں کے چند ایک پیارے، خوبصورت اور ایمان افروز واقعات پیش خدمت ہیں:

- مکرم میجر (ریٹائرڈ) سعید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ جو پاکستان آرمی باسکٹ بال ٹیم کے کپتان رہے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم کی کریانہ کی دوکان رحمت بازار (غلہ منڈی) میں ”سیالکوٹ ہاؤس“ کے نام سے مشہور تھی، اُس دور کے دوکانداروں کے اخلاق اور بزرگی بھی عجیب تھی، مکرم میجر سعید صاحب بتاتے ہیں کہ جب حضرت والد صاحب کی وفات ہوئی تو گھر پر لوگ افسوس کے لئے آجا رہے تھے، اُسی دن بیس پچیس افراد آئے اور کہنے لگے کہ چوہدری صاحب کی وفات پر رونا ہے، ہمیں انتہائی دکھ ہے کہ ایک فرشتہ زمین سے اُٹھ گیا، میں نے سوچا کہ وہ تو میرے والد ہیں، اِن لوگوں کا کیا تعلق ہے؟ جو اِس طرح رو رہے ہیں، میں نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ اُنہوں نے کہا آج ہمارا باپ فوت ہوگیا ہے، ہم اکیلے رہ گئے ہیں، تب اِن لوگوں نے بتایا کہ چوہدری صاحب بڑے سخی، رحم دل اور غریبوں کا بہت خیال رکھنے والے تھے۔ ہم نے دوکان سے آٹا لینے جانا اور کہنا کہ چوہدری صاحب پانچ کیلو آٹا دے دیں تو چوہدری صاحب کہتے کہ تمہارے تو چھ سات بچے ہیں اتنا کم آٹا کیا کرو گے، ایک دو دن چلے گا، ہم نے کہنا چوہدری صاحب پیسے ہی اتنے ہیں کیا کریں، چوہدری صاحب نے ہمیں بیس کیلو آٹا دے دینا اور کہنا کچھ تو چلے گا رقم کی فکر نہ کرو اگر ہوں گے تو دے دینا ورنہ کوئی بات نہیں اور پھر پیسے نہیں لیتے تھے، ہم غریبوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔

- کچے ریلوے اسٹیشن کے قریب ہی کچے گھر تھے اور وہیں پر سید ولایت حسین شاہ صاحب کی کچی دوکان تھی۔ ربوہ کے ابتدائی باسیوں میں سے تھے۔ بہت ہی کم گو اور درویش صفت انسان تھے۔ ان کچے گھروں میں زیادہ تر واقف زندگی یا غریب لوگ ہی آباد تھے۔ اکثر دودھ، دہی وغیرہ ادھار لے جاتے تھے اور شاہ صاحب نے کاپی میں ان کے نام کے کھاتے کھولے ہوئے تھے۔ جب ان کو تنخواہ ملتی وہ کچھ رقم ادا کردیتے اور کچھ ادا نہ کرسکتے تھے۔ تو شاہ صاحب ان سے بقایاجات کی ادائیگی کا کبھی اصرار نہیں کرتے۔ ان میں سے بعض ایسے نیک، صالح دعا گو بزرگ اور سفید پوش بھی تھے جن سے کبھی پیسوں کا مطالبہ کیا اور نہ ہی انہیں احساس ہونے دیا۔ اور ہمیشہ دوسروں کی عزت نفس کا خیال

رکھا اور کاروبار کو کاروبار نہیں سمجھتا بلکہ خدمتِ انسانیت کو ترجیح دی۔اور نماز کے لئے اکثر دوکان کھلی چھوڑ کر چلے جاتے۔ ان کی دوکان پر جمعہ کی نماز کے بعد حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی باقاعدگی سے آتے تھے۔ فالودہ پر دودھ کی بالائی ڈال کر لطف اندوز ہوتے۔ یہ دونوں بزرگ اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے اور مٹھی بند کرکے شاہ صاحب کے ہاتھ پر رکھتے اور ان کی مٹھی کو بند کر دیتے ،نہ وہ گنتے نہ یہ گنتے۔شاہ صاحب اس نقدی کو ہمیشہ تبرک ہی سمجھتے ۔حضرت مفتی صاحبؓ شاہ صاحب سے فرماتے کہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے بیٹے ہدایت اللہ ہادی (ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا) کو میرے ساتھ گھر جانے کے لئے کہہ دیں، چنانچہ یہ ان کے ساتھ چلے جاتے ۔اپنے نرم اور ملائم ہاتھوں سے ان کے ہاتھ ، پاؤں ، کندھے وغیرہ دباتے ، سہلاتے اور وہ انہیں ڈھیروں دعائیں دیتے ۔حضرت شیخ عبدالرحیم شرما رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصر کی نماز کے بعد بڑی باقاعدگی سے آیا کرتے اور چائے پیا کرتے تھے اور بعض صحابہؓ کے ایمان افروز واقعات بیان فرماتے ۔ بعدہ شاہ صاحب کے بیٹے سے گرم گرم چنے بھنوانے اور پھر انہیں ہامن دستے میں کوٹ کر گڑ کی شکر ملانے کا کہتے اور جب سفوف بن جاتا تو پھر کاغذ کی پڑیا بنا کر کھاتے اور ان کے بیٹے کو ڈھیروں دعائیں دیتے ۔ نہایت نیک، صالح، فرشتہ صفت اور دعا گو بزرگ تھے ۔

- دار الخیر جنرل سٹور رحمت بازار منڈی میں ایک دوکان تھی، جہاں ضرورت کی ہر ایک چیز مل جاتی تھی ۔ایک دفعہ محلہ کے ایک خادم نے بی۔اے کا امتحان دینا تھا، وہ دوکان پر گیا اور کہا کہ میں نے پیپر (paper) دینے ہیں یعنی امتحان دینا ، میرے پاس رقم نہیں ہے ایک ماہ کے لئے کتابیں دے دو، میں امتحان کے بعد واپس کر دوں گا۔ دوکاندار نے کہا کہ کتابیں لے جاؤ۔ان کو خراب نہ کرنا، امتحان دے کر واپس کر جانا اور اگر پاس ہو گئے تو آدھی قیمت ادا کر دینا۔ جب وہ خادم کتابیں واپس کرنے آئے تو اُنہوں نے پوچھا امتحان ہو گیا، کیا بنا؟ تو خادم نے کہا آپ کا شکر یہ اچھے نمبروں سے پاس ہو گیا ہوں۔ دوکاندار نے کہا مبارک ہو! جاؤ! آدھی قیمت بھی نہیں لیتے، میرے لئے تمہارا پاس ہونا ہی بڑی قیمت ہے۔ یہ نوجوان بعد میں لیبر آفیسر کے طور پر خدمات انجام دیتا رہا۔

یہ عجیب لوگ تھے، کس طرح خوفِ خدا رکھنے والے بزرگ لوگ تھے جو اللہ کی مخلوق سے کتنا پیار کرتے تھے، یہ لوگ متقی تھے اور اپنے کاروبار میں بھی قدم قدم پر ایمانداری کا خیال رکھتے تھے۔ نمازوں کے اوقات میں کاروبار بند کر کے اللہ کے حضور حاضر ہو جاتے۔

- اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں ایسے لوگ موجود ہیں، خاکسار نے جب بی۔اے کر لیا تھا تو ابّا جان اور تایا جان کے ساتھ جا کر دوکان پر بیٹھتا تھا (مکرم عبدالغنی قریشی صاحب ، مکرم فضل حق قریشی صاحب) دونوں بزرگ گول بازار میں قریشی جنرل سٹور کے نام سے اکٹھی دوکان کرتے تھے۔ ایک دن نماز عصر میں پانچ یا چھ منٹ باقی تھے دوکان پر سودا لینے تین چار خواتین آئیں، ابّاجی دوکان بند کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ اُنہوں نے خواتین سے کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے، اب سامان نماز کے بعد ملے گا۔خواتین نے کہا کہ قریشی صاحب ابھی دے دیں ہم انتظار نہیں کر سکتیں۔ ابّاجی نے کہا نہیں، پہلے نماز پھر کاروبار!! عورتوں نے کہا قریشی صاحب چالیس، پچاس روپے کا سامان لینا ہے، اُس وقت اتنے روپوں کی بہت اہمیت ہوتی تھی، سامان دے دیں ورنہ ہم کسی اور دوکان سے خرید لیں اچھا ہے۔ میں نے کہا ابّاجی ابھی پانچ منٹ باقی ہیں سودا دے دیں۔ اُنہوں نے کہا کہ رازق اللہ ہے اور یہ کہہ کر دوکان بند کر دی اور مسجد چلے گئے ، چہرے پر بہت اطمینان تھا، جب نماز کے بعد دوکان کھولی تو دو یا تین منٹ بعد ایک گاہک آیا اور 460 روپے کا سامان خرید کر چلا گیا۔ ابّاجی نے مجھے مخاطب ہو کر کہا بیٹا! دیکھا میرے خدا نے مجھے کئی گُنا زیادہ عطا کر دیا۔ یہ حیران کن واقعہ تھا کیونکہ اُس زمانہ میں دوکان کی کل سیل 400 یا 500 روپے دن بھر میں ہوتی تھی۔ یہ تھے وہ خدا کے برگزیدہ اور پیارے بندے جو صرف اور صرف اُس پر توکل کرتے اور عبادت کو مقدم رکھتے خواہ کتنا ہی نقصان ہو جائے۔

تایا جان (مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم) جو کہ مسجد بیت المھدی گول بازار میں امام الصلوٰۃ تھے، آپ نمازوں کے پابند تھے، تبلیغ حق کا جنون کی حد تک شوق تھا، اُن کی جیب میں چھوٹا سا پاکٹ سائز کا قرآن کریم ہوتا تھا، کوئی غیر از جماعت آتا تو اُن کا چہرہ پھول کی طرح کھل اُٹھتا اور تبلیغ شروع کر دیتے، اِس دوران اگر کوئی گاہک آجاتا تو اُسے کہتے کسی اور دوکان سے جا کر سودا خرید لو، خدا تعالیٰ کے فضل سے زیر تبلیغ حضرات کی اکثریت احمدی ہو کر جاتی تھی۔

نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد خوبصورت اور اُونچی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ دس بجے صبح خاکسار کے ابّا آجاتے (قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم) تو بڑے ابّا اوپر گھر جاتے اور ناشتہ کرتے پھر سائیکل پکڑتے اور اِرد گرد کے گاؤں میں نکل جاتے اور خوب تبلیغ کرتے۔

ہر جمعرات کو تایا جان صبح نو بجے کے قریب قصر خلافت چلے جاتے اور جو احباب ملاقات کے لئے حضور انور کو ملنے آتے اُن میں احمدی اور غیر احمدی حضرات شامل تھے، چائے خود بنا کر پیش کرتے یہ خلافت ثالثہ کا دور تھا۔ ایک دفعہ کسی نے حضورؒ سے عرض کی کہ مکرم قریشی صاحب سب لوگوں کو چائے پلاتے ہیں ہمارا بجٹ بہت کم ہے ،تو حضورؒ نے قریشی صاحب کو بلایا اور کہا کہ قریشی صاحب ، حضورؒ نے اچکن کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کہا کہ یہ لیں ،نہ یہ رقم میں نے گنی ہے اور نہ آپ نے، لے جائیں اور جا کر چائے کا انتظام جاری رکھیں اور جب یہ رقم ختم ہو جائے تو مجھ سے لے جائیں۔ مکرم تایا جان کہتے ہیں کہ صرف دو دفعہ حضورؒ سے چائے کے لئے پیسے لئے پھر کبھی ضرورت نہ پڑی۔

یہاں ربوہ میں کاروبار کرنے والوں کی غرض صرف اور صرف دین کی خدمت تھی، کاروبار ثانوی حیثیت رکھتے تھے، یہ وہ لوگ تھے جو پیارے امام بانیٔ سلسلہ کے اِس ارشاد پر عمل کرنے والے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک مرتبہ کسی نے کہا کہ حضور علیہ السلام میں تجارت کی غرض سے قادیان آنا چاہتا ہوں ،فرمایا:

”یہ نیت فاسد ہے اِس سے توبہ کرنی چاہئے ،یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہئے اور اصلاحِ عاقبت کے لحاظ سے یہاں رہنا چاہئے ۔

(بقیہ صفحہ 34)

شہدائے احمدیت بہار اور چند ابتدائی مخلصین

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

نام کتاب
شہدائے احمدیت بہار اور چند ابتدائی مخلصین
مؤلف : ڈاکٹر سید شہاب احمد ایڈمنٹن، کینیڈا
تاریخ اشاعت : دسمبر 2020ء
صفحات : 464
کتابت دیدہ زیب رنگین سرورق،
مضبوط جلد، عمدہ طباعت، نفیس کتابت
ملنے کا پتہ
ڈاکٹر سید محمد شہاب احمد
780-450-9638
shahabahmad@hotmail.com
ہندوستان
شیخ مجاہد احمد شاستری قادیان 991-537-9255
کینیڈا
احمدیہ بک سٹور شیخ عبد الودود، بیت الاسلام میپل (ٹورنٹو)
416-464-3010

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور، جید عالم اور فاضل ترجمہ نگار ڈاکٹر سید محمد شہاب احمد کی زیر تبصرہ تالیف دسمبر 2020ء میں منظر عام پر آئی تھی۔ مؤلف نے بڑی عرق ریزی، محنتِ شاقہ سے شہدائے احمدیت بہار کے کوائف جمع کئے اور پھر ان کو کتابی صورت میں پیش کرنے کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کی ہے۔ کتاب میں 63 تصاویر مضامین کے ساتھ ساتھ شامل اشاعت ہیں جو کہ جان جوکھوں کا کام ہے۔ حیرانگی ہوتی ہے کہ آپ نے کس طرح اتنی ساری تصاویر احباب اور رشتہ داروں سے حاصل کی ہوں گی۔ عمر کے لحاظ سے مؤلف نوے کی دہائی (ولادت 1929ء) میں قدم رنجہ فرما چکے ہیں مگر ان کی تالیف و تصنیف اور ترجموں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ شب و روز ان کا ایک ہی شغل اور لگن ہے کہ اب کس کتاب کے اگلے پراجیکٹ پر کام شروع کرنا ہے۔ ان میں جوش و جذبہ، عزم و استقلال نوجوانوں سے بھی زیادہ ہے۔ اردو کے مراکز سے دور بیٹھ کر ایڈمنٹن شہر میں وہ ایسے ایسے علمی کارنامے سرانجام دے رہے ہیں کہ برصغیر ہندوستان میں کوئی یہ کام نہیں کرسکا۔ تادم تحریر آپ اپنی پہلی طبع شدہ کتاب صوبہ بہار کے اصحاب احمد کا انگریزی ترجمہ بھی کر رہے ہیں جو کہ اسی فی صد مکمل ہو چکا ہے۔ اس ضخیم کتاب پر راقم کا تبصرہ احمدیہ گزٹ مارچ 2019ء میں شائع ہوا تھا۔

کتاب کے شروع میں کلمہ طیبہ، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد مبارک قادیان کے علاوہ جماعت احمدیہ کی مقدس ہستیوں کی دیدہ زیب تصاویر پیش کی گئی ہیں۔ امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خط شامل اشاعت ہے۔ پیش لفظ مؤلف کتاب نے زیب قرطاس کیا ہے جس میں آپ نے شہادت کے رتبہ کی اہمیت کو بڑے عمدہ طریق سے بیان کیا ہے۔ اسلام میں شہادت کو وہ مقام حاصل ہے کہ نبوت و صدیقیت کے بعد کوئی اور مقام اس سے بلند نہیں ہے۔ اسلام کے دورِ اوّلین میں شہداء نے اپنے خون سے اسلام کے سدا بہار چمن کو سیراب کیا۔ آج بھی جنگِ بدر اور جنگِ احد کے شہداء کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ شہید مرتے نہیں بلکہ مر کر زندہ ہوتے ہیں، شہادت کے بعد ان کو ایک خاص نعمتوں والی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ شہداء کی قربانیوں کے نتیجہ میں الٰہی جماعتیں ترقی کے راستوں پر گامزن ہوتی ہیں کیونکہ ان کا خون جماعت کے لئے کھاد کا کام دیتا ہے۔

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری جماعت روزِ اوّل سے ہی اسلام اور احمدیت کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی پیش کرتی چلی آئی ہے۔ دنیا کی یہ واحد جماعت ہے جو کلمہ طیبہ کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں جھیلتی آرہی ہے اور اس ضمن میں خدا تعالیٰ کے حضور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتی چلی آرہی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں شہدائے احمدیت بہار اور چند ابتدائی مخلصین کا ذکرِ خیر بڑی تفصیل اور روح پرور انداز میں کیا ہے۔ صوبہ بہار کے 15 احمدیوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ کتاب ان شہداء کی یادوں اور قربانیوں کے دلکش اور حسین تذکرہ پر مشتمل ہے۔

کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ شہدائے احمدیت صوبہ بہار سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا حصہ بہار کے ابتدائی احمدیوں کے سوانحی خاکوں پر مشتمل ہے۔ یہ وہ خوش نصیب انسان تھے جنہوں نے مظالم اور تکالیف کے ہوتے ہوئے احمدیت کی شمع کو روشن کئے رکھا۔ اپنی نسلوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھا۔ کتاب میں صوبہ بہار کے اصحاب احمد کا تذکرہ ڈاکٹر شہاب صاحب نے اپنی تالیف صوبہ بہار کے اصحاب احمد میں کیا تھا۔ تیسرا حصہ مؤلف کے مختلف معلوماتی، تربیتی اور علمی شاہکار مضامین پر مشتمل ہے جو جماعت احمدیہ کے اخبارات، رسائل و جرائد کی زینت بنے تھے۔

اسمائے گرامی شہدائے احمدیت بہار

مظہر حسین شہید، تاریخ شہادت اپریل 1933ء
لیاقت حسین، خانپور، انڈیا، تاریخ شہادت 1946ء
سید محبوب عالم صحابیؓ، قادیان، تاریخ شہادت، 19/ستمبر 1947ء
بدیع الزماں، میمن سنگھ، بنگلہ دیش، 17/اپریل 1971ء
شفیع الزماں، میمن سنگھ، 17/اپریل 1971ء
عبد الرب، میمن سنگھ، 17/اپریل 1971ء
ممتاز احمد لال، منیر ہاٹ، بنگلہ دیش، 17/اپریل 1971ء
سید حیدر علی، چٹا گانگ، 1971ء
پروفیسر عباس بن عبد القادر، خیرپور، پاکستان، 2/ستمبر 1974ء
ظاہر احمد خاں، پنڈی بھٹیاں، 8/مارچ 1980ء

پروفیسر ڈاکٹر میجر عقیل بن عبد القادر، حیدر آباد، 9/جون 1985ء

قمر الحق، سکھر، 11/مئی 1986ء

مولانا عبد الرحیم، لدھیانہ، انڈیا، 15/اپریل 2000ء

سید لئیق احمد، لاہور، 28/مئی 2010ء

ڈاکٹر نجم الحسن، کراچی، 2012ء

پروفیسر عباس بن عبد القادر شہید مرنجان مرنج انسان تھے۔ نام ونمود سے کوئی غرض نہ تھی۔ بہت ہی فیض رساں وجود تھے۔ کبھی مستقبل کی پرواہ نہیں کی، ہمیشہ کہتے اللہ مالک ہے۔ خدا نے آپ کو دینے والا ہاتھ عطا کیا تھا۔ سندھ کے کالجوں میں پرنسپل کے فرائض سرانجام دیئے۔ کالج کی عمارت کو اندرونی اور بیرونی طور پر خوبصورت بنانے کے علاوہ لائبریری اور لیبارٹریز کو بہتر بنانے پر بہت توجہ دی۔ ملازمت کے دوران اعلیٰ حکام کی ناراضگی مول لی۔ وطن میں رشوت لینے اور دینے کا عام رواج ہے مگر اس کے باوجود آپ جادۂ حق پر عزم و ہمت کے ساتھ قائم رہے۔ بہت بہادر اور نڈر انسان تھے۔ کبھی کلمۂ حق کہنے سے خوف نہ کھاتے اور غلط بات یا فعل کی نشاندہی کرتے۔ آپ کے حلقۂ احباب میں نامور ادیب، صحافی، شاعر، سیاست دان، سیاسی لیڈرز، حکام اعلیٰ شامل تھے۔ جس وقت ذوالفقار علی بھٹو جنرل ایوب خاں کی کابینہ کے نوجوان وزیر تھے خیرپور آئے اور شہریوں کی ایک مجلس میں ایک خلاف واقعہ بات کی تو آپ کھڑے ہو گئے اور انہیں فوراً ٹوک دیا اور کہا یہ بات خلاف واقعہ ہے یا اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے۔ آپ کی شہادت 2/ستمبر 1974ء کو خیرپور میں ہوئی۔ آپ ربوہ میں آسودۂ خاک ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر (1921-1985ء)

ماہر امراض چشم تھے۔ جس کی ڈگری Doctor of Opthalmology آپ نے برطانیہ سے حاصل کی تھی۔ صفاتِ حسنہ سے متصف تھے۔ غرباء کے آنکھوں کے مفت علاج کے لئے کیمپ لگاتے تھے، کسی غریب سے فیس نہیں لیتے تھے۔ بگڑے ہوئے کیس آپ کے پاس آتے اور نورِ نظر حاصل کر کے جاتے تھے۔ سندھ کی زمین پر چپہ چپہ پر آپ کے قدموں کے نشان ہیں۔ نہایت بےنفس، بےلوث انسان تھے۔ باوقار شخصیت، بدعات سے پرہیز، قول سدید ساری زندگی ان کا لائحہ عمل رہا۔ بحیثیت داعی الی اللہ ہر میدان میں بےخوف وخطر کود جاتے تھے۔ امام وقت کی اطاعت ان کا جزو ایمان تھا۔ آپ کے دادا جان مولانا عبد الماجد بھاگلپوریؓ ایک جید عالم دین تھے اور اکابر علماء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کے والد پروفیسر سید عبد القادرؓ نے 1902ء میں بیعت کی تھی اور اپریل 1903ء میں عازم قادیان ہوئے، وہاں پہنچ کر دستی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ بھائی بہنوں کے لئے شجرِ سایہ دار تھے۔ اس نافع الناس آنکھوں کے ڈاکٹر کو جو مفلوک الحال لوگوں کو بینائی دیتا تھا ایک سفاک اور سنگدل شخص نے 9/جون 1985 کو صبح گیارہ بجے ان کے گھر کے قریب چاقو کے پے در پے وار کر کے ابدی نیند سلا دیا۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

صوبہ بہار کے چند مخلصین

منشی محمد سعید الحسن مختار مونگھیری، ماسٹر محبوب علی مونگھیری، حکیم سید عبد الہادی مونگھیری، سید شمس الحق، ظہیر الدین مونگھیری، حکیم محمد سعید مونگھیری، حکیم حافظ سید فضل کریم مونگھیری، سید محمد ظریف وکیل مونگھیری، ناصرہ بنت ظریف، امۃ الوراع خاتون، محمد شمس الدین بھاگل پوری، قریشی افضال احمد مبلغ ملکانہ بھاگل پوری، قریشی احسان الحق بھاگل پوری، بابا شبراتی بھاگل پوری، سفیر الدین بشیر احمد آرا، مولوی نصیر الدین بیگوسرائے، سید محی الدین وکیل رانچی، پروفیسر سید علی احمد بھاگل پوریؓ، مولانا سمیع اللہ قیصر چمپا نگر ضلع بھاگل پور، معین الدین خاں بھاگل پوری، مولوی محمد نعمان چمپارن ضلع بھاگل پور، سید عبد الحیٔ عارف برّہ پوری ضلع بھاگل پور، محمد ابراہیم مختار برّہ پورہ، صدر الدین برّہ پورہ ضلع بھاگل پور، سید عبد الفہیم برّہ پورہ، سید محمود الحسن خانپوری ضلع مونگھیر، سید عاشق حسین خانپور ملکی ضلع مونگھیر، محمد خورشید عالم خانپور ملکی ضلع مونگھیر، پروفیسر سید محمد مجید عالم خانپوری ملکی ضلع مونگھیر، مولوی سید عبد الباقی برّہ پورہ ضلع بھاگل پور۔

سید محی الدین ایڈووکیٹ رانچی (1900-1974)

نومبر 2013ء میں راقم الحروف کو علی گڑھ جانے کا موقع ملا۔ وہاں ہم نے نماز جمعہ پروفیسر ڈاکٹر وسیم احمد فریدی (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) کے دولت خانے پر ادا کی۔ نماز کے بعد پروفیسر موصوف نے مجھے اپنی تالیف تذکرہ سید محی الدین احمد کا انمول تحفہ پیش کیا۔ اس کے مطابق سید محی الدین کی پیدائش 1900ء میں ضلع آرہ صوبہ بہار میں ہوئی تھی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے انہوں نے بی۔اے ایل ایل۔بی کی ڈگری حاصل کی۔ علی گڑھ کے علمی ماحول نے آپ کی آئندہ زندگی کو ڈھالنے میں مثبت کردار ادا کیا۔ سٹوڈنٹ یونین کے سرگرم ممبر تھے اور یونین کے مباحثوں میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے۔ آپ نے زندگی کو خدا اور اس کی مخلوق کی خدمت میں منصفانہ انداز میں تقسیم کر رکھا تھا۔ صبح وشام، گھر یا عدالت، اسمبلی یا کمیشن، فضائی سفر، ٹرین، تنہا ہوں یا ہجوم میں، کیا مجال کہ نماز قضا ہو جائے، یا تلاوت نہ ہو سکے۔ بڑے اعلیٰ پایہ کے انگریزی دان تھے۔ آواز بڑی گرجدار تھی مگر دل گویا رحم وکرم کا دریا تھا۔ چہرہ ذکاوت و فطانت کا آئینہ دار، اپنے تمام مقدمات نہایت لگن اور جانفشانی سے لڑتے۔ مقدمات کی سماعت کے دوران نماز کا وقت ہوتے ہی نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور عدالت کچھ وقت کے لئے ملتوی کر دی جاتی۔

آپ نے ایک ہفتہ وار اخبار بھی جاری کیا جس کا نام The Sentinel تھا۔ برطانوی صحافی اس اخبار کے اداریے اور مضامین پڑھ کر ورطہ حیرت میں پڑ جاتے۔ بہار کے پارلیمنٹ کے دو بار ممبر منتخب ہوئے۔ سید صاحب اخلاق فاضلہ کی مجسم تصویر تھے۔ فخر شہر اور فرخندہ خصال تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں بڑے پیمانے پر رانچی میں احمدیہ پریس کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جماعت احمدیہ کے علماء کے علاوہ خود انگریزی میں اس کانفرنس سے صداقت احمدیت سے متعلق خطاب کیا۔ آپ نے محکمہ کسٹوڈین کیس 1952ء میں جماعت احمدیہ کی پیروی کی۔ فروری 1953ء میں مقدمے کا فیصلہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں ہو گیا اور جملہ جائیدادیں واگزار کرنے کا حکم جاری ہو گیا۔ ڈاکٹر شہاب احمد (پی ایچ ڈی گلاسکو سکاٹ لینڈ) کا کہنا ہے کہ سید محی الدین نڈر انسان تھے۔ ظلم کے خلاف صدا بلند کرنے کی بناء پر کئی بار جیل کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں لیکن ظالم کے سامنے کبھی سرنگوں نہیں ہوئے۔ میں ان کو شیر دل وکیل کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔

(بقیہ صفحہ 34)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ 2022ء کی چند جھلکیاں

جلسہ سالانہ دوسرا دن
مورخہ 6/جولائی 2022ء بروز ہفتہ

تقریب پرچم کشائی

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کی جب کہ مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اور مکرم چوہدری صاحب موصوف نے دعا کرائی۔

دوسرا اجلاس

گیارہ بجے شروع ہونے والے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم سید حاشر ہود احمد صاحب نے کی۔ ان آیات کا اردو اور انگریزی ترجمہ علی الترتیب مکرم کامران اشرف چوہدری صاحب اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم حسن منہاس صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحریر کردہ عربی قصیدہ مکرم رفیع زنداقی صاحب نے سنایا۔ اس کا انگریزی ترجمہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم عطاء الکریم صاحب اور اردو ترجمہ مکرم ناصر احمد صاحب نے پیش کیا۔

تقریر مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب

اس اجلاس کی پہلی تقریر اردو میں مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ”شہدائے احمدیت صبر کا کوہِ وقار؛ سید طالع احمد شہید“ کے موضوع پر کی۔ انہوں نے بہت سے شہدائے احمدیت کا ذکر کیا جنہوں نے خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے دوران اپنی جانیں جانِ آفرین کے حضور پیش کیں۔

پھر انہوں نے مکرم سید طالع احمد شہید کے خاندانی پس منظر کو بیان کرتے ہوئے ان کے اخلاص، صدق وصفا، نیکی، تقویٰ، سادگی، فرض شناسی، رفقا کے ساتھ ہمدردی، اور ایم ٹی اے کے لئے ان کی گراں قدر خدمات کا تفصیلی ذکر کیا۔

تقریر مکرم اعزاز احمد خان صاحب مربی سلسلہ

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم اعزاز احمد خان صاحب مربی سلسلہ Rreview of Religions نے انگریزی میں ”رسول اللہ ﷺ کا امتیاز: ایک حیوانی معاشرہ میں ایک خدا نما انقلاب برپا کر دینا“ کے موضوع پر کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف گوشوں پر ایمان افروز تقریر کی۔ انہوں نے متعدد مثالیں پیش کرکے بتایا کہ کس طرح آپؐ نے مسلمانوں کی تعلیمی اور تربیتی امور میں رہنمائی فرمائی اور اپنا نمونہ پیش کرکے ایک حیوانی معاشرہ کو خدا نما معاشرہ میں تبدیل کر دیا۔

نظم

اس کے بعد مکرم لقمان محمود گوندل صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور نظم ”علیک الصلوٰۃ

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب
تقریبِ پرچم کشائی کے موقع پر

مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب

مکرم اعزاز احمد خان صاحب مربی سلسلہ

(میز پر دائیں سے بائیں) مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج یو ایس اے، عزت مآب جسٹن ٹروڈو وزیر اعظم کینیڈا

علیک السلام'' ترنم سے سنائی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم مرتاض احمد ریاض صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ایک ڈاکومینٹری

اس کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے قیام سے متعلق ایک ڈاکومینٹری پیش کی گئی جس میں جامعہ کے قیام سے لے کر Innisfil میں نئی پراپرٹی کی خرید تک کی تاریخ، طلبا کی علمی تربیتی اور ورزشی مصروفیات وغیرہ کے بارہ میں دلچسپ وڈیوز پیش کی گئیں۔

تقریر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب

اس کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اردو میں ''خلافت، حصارِ عافیت اور ترقیات کی ضامن ہے'' کے موضوع پر ایک نہایت علمی،

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب

تحقیقی اور ایمان افروز تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک خلافت کے ذریعہ جماعت کو مسلسل ترقیات نصیب ہوتی چلی آئی ہیں۔ اس لئے ہر ترقی پر دشمن بھڑکا اور ہمارے لئے خوف کی حالت پیدا کی لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہارے خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ تمام دشمنوں کو ناکام و نامراد کر دے گا۔ اور ایسا ہی ہوا اور جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی شاہراہ پر بدستور گامزن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی جماعت احمدیہ کو خلیفۃ المسیح کی معیت، تائید اور نصرت حاصل ہے۔

آپ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حوالے سے بتایا کہ حقیقتِ محمدی آخری زمانہ میں عروج حاصل کر کے حقیقتِ احمدی میں بدلے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے یہ وقت آیا اور اب خلافت کے ذریعہ اس تقدیر کے ارتقائی اور تکمیل کے مراحل طے ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں خلافت کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ کامل اور مکمل نفاذِ توحید خلافت کے ذریعہ ظہور میں آئے گا۔ ان شاء اللہ!

تقریر مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے انگریزی میں ''انفاق فی سبیل اللہ کی برکات اور اہمیت'' کے موضوع پر کی۔ انہوں نے متعدد قرآنی آیات کے حوالے پیش کئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مومنین کو فرماتا ہے کہ تم میری راہ میں مال خرچ کر کے میرے ساتھ ایک سودا کرو میں تمہیں سات سو گنا بڑھا کر دوں گا۔ آپ نے بتایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ اس تقریر کے بعد ظہرانہ اور نماز کے لئے وقفہ ہوا۔

تیسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ساڑھے تین بجے مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج یو ایس اے کی صدارت میں تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم حافظ طلحہ باجوہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم فیضان احمد قریشی صاحب جب کہ اردو ترجمہ مکرم خالد محمود شرما صاحب نے کیا۔ بعدہٗ مکرم توفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے شیریں کلام سے ایک نظم

مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب

عزت مآب جسٹن ٹروڈو وزیر آعظم کینیڈا ہیومینٹی فرسٹ کے اسٹال پر

’’نورفرقاں ہے جوسب نوروں سے اجلا نکلا‘‘ اپنی خوبصورت آواز میں سنائی۔جس کا انگریزی ترجمہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم طاہراحمدمیاں صاحب نے پڑھ کرسنایا۔

عزت مآب جسٹن ٹروڈو
وزیر آعظم کینیڈا کی تشریف آوری

اس موقع پرعزت مآب جسٹن ٹروڈو (The Right Honourable Justin Trudeau) وزیراعظم کینیڈا،دو وفاقی وزرا اور سترہ وفاقی پارلیمنٹ کے ممبران کے ہمراہ جلسہ گاہ تشریف لے آئے۔ان کے علاوہ چار صوبائی وزرا،نو صوبائی پارلیمنٹ کے ممبران، بریڈفورڈ اور بریمپٹن شہروں کے میئر حضرات،بارہ کونسلرز اور کئی اور معززین شہر و علاقہ موجود تھے۔

وزیراعظم صاحب سب سے پہلے ہیومینٹی فرسٹ کے اسٹال پر تشریف لائے جہاں مکرم ڈاکٹرسید محمد اسلم داؤد صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ نے ان کا استقبال کیا۔یہاں انہوں نے ایک ایسی فیملی سے ملاقات کی جو حال ہی میں کینیڈا آئی تھی۔اس کے بعد جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے بعض دفاتر میں گئے۔انہوں نے ایم ٹی اے کے سٹوڈیو میں دنیا بھر میں براہ راست نشر کی جانے والے پروگراموں کے بارہ میں پیش کی گئی تفصیلات کو دلچسپی اور غور سے سنا۔

اس کے بعد وہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے جہاں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے بعض رفقا کے ساتھ ان کا استقبال کرتے ہوئے ان کی آمد پر شکریہ ادا کیا۔اور محترم امیر صاحب نے عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا کی انسانی حقوق و بے لگام آزادئ تحریر سے متعلق ان کے جرأت مندانہ بیان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعریف کا ذکر کیا۔

اس کے بعد جناب وزیر اعظم صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے

وزیر اعظم کینیڈا جلسہ سالانہ پر خطاب کرتے ہوئے

محترم امیر صاحب،وزیر اعظم کینیڈا عزت مآب جسٹن ٹروڈو کا استقبال کرتے ہوئے

عزت مآب جسٹن ٹروڈو وزیر اعظم کینیڈا جلسہ سالانہ پر خطاب کرتے ہوئے

کووڈ۔19 کے دوران کینیڈینز کی کھانے کی اشیاء اور دوائیاں مہیا کرنے کے علاوہ کئی اور صورتوں میں مدد کرنے کی تعریف کی۔ نیز انہوں نے اسلاموفوبیا کے نتیجے میں مسجدوں اور مسلمانوں پر حملے اور نفرت کے جذبات کے ابھرنے کے واقعات کا ذکر کرکے کہا کہ یہ ناقابلِ برداشت ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ مسلمان کینیڈینز پر حملہ تمام کینیڈینز پر حملہ ہے۔ کینیڈا کا معاشرہ ایک وسیع القلب اور ایک دوسرے کی عزت کرنے والا معاشرہ ہے اور اس کو اسی طرح رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک کو جیسے وہ چاہے عبادت کرنے کی آزادی ہونی چاہئے۔ کینیڈا کا ہر ایک کے لئے وعدہ ہے کہ باعزت طور پر آزادی کے ساتھ زندگی گزارے۔ امید اور ترقی کے تمام مواقع سب کے لئے یکساں ہیں جیسا کہ ہم آج یہاں دیکھ رہے ہیں۔

پارلیمنٹری فرینڈز آف احمدیہ مسلم جماعت

وزیر اعظم کی تقریر کے بعد کینیڈین پارلیمنٹ کے 75 ممبران پر مشتمل "پارلیمنٹری فرینڈز آف احمدیہ جماعت" کی ایسوسی ایشن میں بہت متحرک اور جماعت احمدیہ کی دیرینہ دوست محترمہ جوڈی سگرو (Judy Sgro) کو "احمدیہ آرڈر آف فرینڈشپ" کے ایوارڈ سے نوازا گیا جو اس ایسوسی ایشن کے چیئرمین جناب فرانسسکو سوربارا (Francesco Sobara) نے دیا۔

اس خصوصی تقریب میں بعض شرکاء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

Ahmed Hussen
Minister of Diversity, Inclusion and Youth of Canada

Omar Alghabra
Minister of Transport of Canada

Stephan Laecce
Minister of Education of Ontario

Kaleed Rasheed
Minister of Public and Business Service Delivery of Ontario

Parm Gill, MPP

Michael Ford, MPP

Rob Keffer
Mayor of Bradford West Gwilimbury

Patrick Brown
Mayor of Brampton

Ali Ehsassi, MP

محترمہ جوڈی سگرو "احمدیہ آرڈر آف فرینڈشپ" ایوارڈ کے ساتھ

Salma Zahid, MP
Sonia Sidhu, MP
Paul Chiag, MP
Francesco Sorbara, MP
Kyle Seeback, MP
Anna Roberts, MP
Han Dong, MP
Hon. Jud Sgro, MP
Hon. Dr. Kirsty Duncan, MP
Scott Devidson, MP
Dr. Iqra Khalid, MP
Shaqat Ali, MP
Ruby Sahota, MP
Deepak Anand, MPP
Vincent Ke, MPP
Michael Parsa, MPP
Sheref Sabway, MPP
Graham McGregor, MPP
Amarjot Sandhu, MPP
Tom Rakocevic, MPP
Nina Tangri , MPP
Gurpeet Dhillon, Regional Councillor
Gino Rosatti, Regional Councillor
Pat Fortini, Regional Councillor
Marilyn Iafrate, Councillor

مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب

Jonathan Scott, Councillor
Kenneth Fowler, Councillor
James Leduc, Councillor
Rosanna DeFrancesca, Councillor
Peter Dykie Jr. , Councillor
Nick Mantas, Councillor
Detective Zabi Aryaie, YRP

مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب کی تقریر

عزت مآب وزیر اعظم کی تقریر کے بعد مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج یو ایس اے نے ”آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے“ کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر کی۔انہوں نے کہا کہ کینیڈا کے گزشتہ جلسے ایک آرام دہ ہال میں ہوتے آئے تھے۔اس دفعہ اس کچی اور ناہموار جگہ میں جلسہ ہو رہا ہے۔انہوں نے سامعین کو یاد کرایا کہ قادیان آنے کے لئے اس سے زیادہ کچے اور زیادہ گڑھوں والے راستوں سے آنا پڑتا تھا اور سواری کا ملنا اس سے بھی دشوار تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے نور سے حصہ پانے کے لئے دور ونزدیک سے آنے والوں کا ایک تانتا بندھ گیا۔

معزز مہمانان کے تاثرات

اس تقریر کے بعد میئر بریڈ فورڈ شہر جناب راب کیفر (Rob Keffer) نے شاملین جلسہ کو ان کے شہر میں آنے پر خوش آمدید کہا اور اس بات کا یقین دلایا کہ آئندہ حدیقہ احمد میں جلسہ بڑے پیمانہ پر کروانے کی کوشش کی جائے گی۔اور وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلے میں بھرپور تعاون کریں گے۔

ان کی تقریر کے بعد بریمپٹن شہر کے میئر جناب پیٹرک براؤن (Patrick Brown) نے خطاب کیا اور کہا کہ وہ احمدیوں کے ساتھ ایک لمبے عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔انہوں نے بریمپٹن ہسپتال کی تعمیر میں جماعت کے عطیات کی تعریف کی۔نیز بتایا کہ بریمپٹن کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی خدمات کے اعتراف میں بریمپٹن شہر میں ایک خوبصورت ”احمدیہ پارک“ بنایا جائے گا۔اسی طرح انہوں نے انسانی بھلائی کے سلسلے میں جماعتی خدمات کا ذکر کیا۔ان کے بعد بھی بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

ذیلی تنظیموں کی تقریبات تقسیم ایوارڈ

مہمانوں کی تقاریر کے بعد ذیلی تنظیموں کے سال 2020-2021ء کے تقسیم ایوارڈ کی تقریب کا پروگرام منعقد ہوا۔مکرم ملک لال خاں امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے انعامات دیئے۔مجلس انصار اللہ کا علم انعامی مجلس انصار اللہ پیس ویلج سنٹر ویسٹ اور ریجن کا پہلا انعام ٹرانٹو ویسٹ کو ملا۔خدام الاحمدیہ کی طرف سے علم انعامی مجلس بریمپٹن ایسٹ جب کہ ریجنز میں کیلگری ریجن کو پہلا انعام ملا۔مجلس اطفال الاحمدیہ کا علم انعامی مجلس اطفال الاحمدیہ فلاور ٹاؤن بریمپٹن اور ریجن کا پہلا انعام بریمپٹن ویسٹ ریجن نے حاصل کیا۔

اس کے بعد حفظ القرآن اسکول کینیڈا کے فارغ التحصیل 12 طلباء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

تقریر مکرم عمیر احمد خاں صاحب مربی سلسلہ

تیسرے اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا عمیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے انگریزی میں ”ذہنی و قلبی سکون کا حصول اسلامی تعلیمات کے تناظر میں“ کے موضوع پر کی۔انہوں نے کہا کہ لوگ اپنے خدا کو بھول چکے ہیں اور دنیاوی آرام کے حصول کی خواہش میں اپنا سکون برباد کر لیا ہے جس کے نتیجے میں ذہنی بیماریوں اور نفسیاتی دباؤ کی وجہ سے خودکشی کا رجحان

مکرم عمیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ

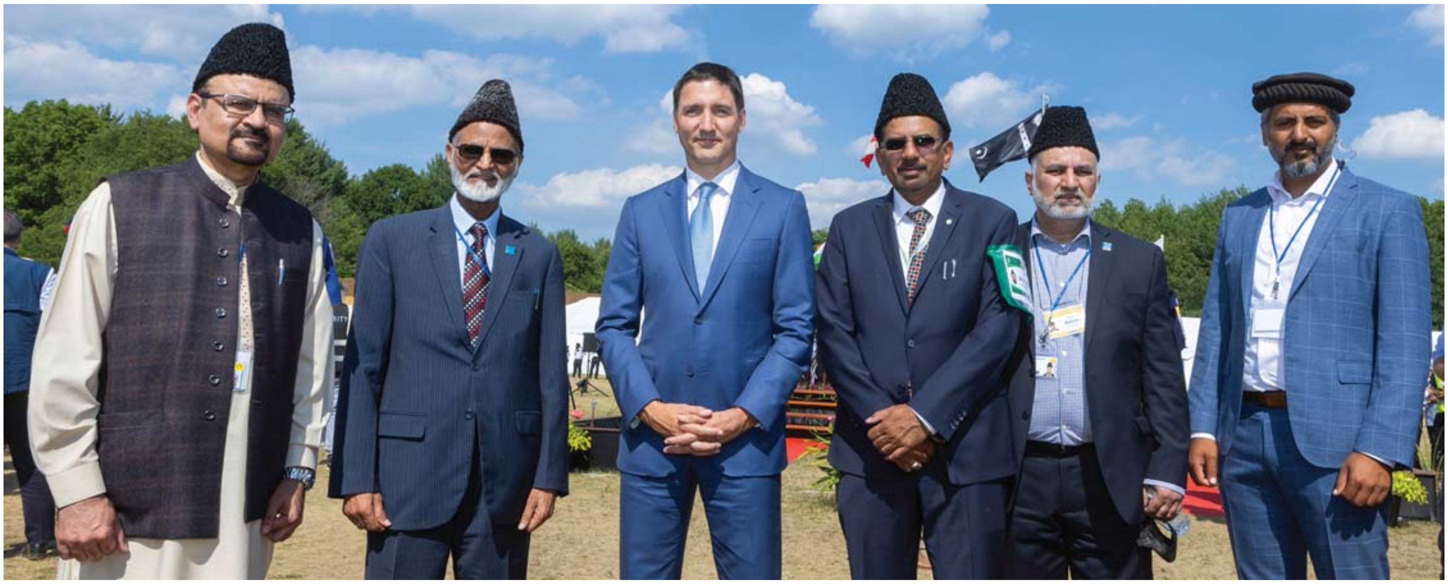

جلسہ سالانہ 2022ء کے منتظمین محترم امیر صاحب اور وزیر اعظم کینیڈا کے ساتھ

بڑھ گیا ہے۔ جب کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اور اس کی عبادت میں سکون قلب کا سامان ہے۔ اس لئے ایک مومن کو چاہئے کہ ہر وقت خدا سے لو لگا کر رکھے اور ہر مشکل میں اس کے آگے جھکے تا کہ وہ اس کی پریشانیاں دور کرے اور حقیقی سکون اور اطمینان قلب نصیب ہو۔ اس تقریر کے بعد شاملین جلسہ کو عشائیہ پیش کیا گیا۔ باقی آئندہ

(رپورٹ: مکرم غلام احمد عابد)

(دائیں سے بائیں) سلمیٰ زاہد ممبر پارلیمنٹ، احمد حسین وفاقی وزیر، عزت مآب جسٹن ٹروڈو وزیر اعظم کینیڈا،
محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا، عمر الغبرا وفاقی وزیر

جلسہ سالانہ کے سامعین کا ایک منظر

وزراء، وفاقی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران اور بعض دیگر عمائدین کا ایک گروپ فوٹو

سٹیج پر تشریف فرما عمائدین

سٹیج پر تشریف فرما عمائدین

جناب سٹیفن لائس وزیرِ تعلیم انٹاریو اپنے ساتھی ممبرانِ صوبائی اسمبلی کے ہمراہ

جناب راب کیفر میئر بریڈفورڈ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ

جناب پیٹرک براؤن میئر بریمپٹن اپنے ساتھیوں کے ہمراہ

جناب احمد حسین وفاقی وزیر کینیڈا، محترم امیر صاحب سے محوِ گفتگو

جناب عمر الغبرا وفاقی وزیر برائے ٹرانسپورٹ کینیڈا

عزت مآب جسٹن ٹروڈو وزیر اعظم کینیڈا کی جلسہ گاہ میں آمد کا ایک منظر

عزت مآب جسٹن ٹروڈو، محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ

جناب پیٹرک براؤن میئر بریمپٹن

کائل سی بیک ممبر پارلیمنٹ

محترمہ جوڈی سگرو ممبر پارلیمنٹ

ٹام ریکوسوک ممبر صوبائی اسمبلی

جناب فرانسسکو سوربارا ممبر وفاقی اسمبلی

کلید رشید ممبر صوبائی اسمبلی

قبرستان میں تدفین کے موقع پر خواتین کے لئے خصوصی ہدایات

مکرم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب، انچارج احمدیہ فیونرل سروسز کینیڈا

تجہیز و تکفین کے کٹھن مراحل میں سے گزرتے وقت احمدیہ فیونرل سروسز کی کوشش ہوتی ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی قواعد وضوابط کی ممکن حد تک پابندی کی جائے۔ اس سلسلہ میں گاہے بگاہے مقامی ضروریات کے مطابق ہدایات شائع کی جاتی ہیں۔

خواتین کے حوالہ سے ایک بات جو بسا اوقات مشاہدہ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ تدفین کے دوران یہاں تک کہ دعا سے قبل قبر پر مٹی ڈالتے وقت خواتین مردوں کے ہمراہ ہوتی ہیں۔ یہ مناسب ہوگا کہ اس بارہ میں تمام ہدایات ایک جامع صورت میں شائع کر دی جائیں تاکہ تدفین سے قبل لواحقین اُن پر غور کر لیں اور قبرستان جانے سے پہلے تمام امور ذہن نشین ہوں۔ چنانچہ محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی منظوری سے احباب جماعت کی خدمت میں بالعموم اور خواتین کے لئے بالخصوص چند ممکنہ امور جو عام طور پر ذہن میں ابھرتے ہیں، پیش کئے جاتے ہیں:

- تدفین سے قبل مرحوم کے تمام لواحقین کو جنازہ میں، بشمول خواتین کے، طریق کار واضح ہونا چاہئے۔
- خواتین اگر جنازہ کے ہمراہ قبرستان جا رہی ہیں تو اُنہیں تدفین کے وقت مردوں سے مناسب فاصلہ پر قدرے دور کھڑا ہونا چاہئے۔
- خواتین کو مردوں کے ساتھ میّت کو کندھا دینا منع ہے۔
- خواتین کی میّت کو قبر میں اُتارنے میں مدد کرنا منع ہے۔
- تدفین کے موقع پر خواتین کو قبر پر مٹی ڈالنا منع ہے۔
- خواتین ایک فاصلہ سے اجتماعی دُعا میں شریک ہو سکتی ہیں۔
- تدفین مکمل ہونے اور مردوں کے چلے جانے کے بعد خواتین قبر کے نزدیک آکر انفرادی طور پر دُعا کر سکتی ہیں۔
- عام طور پر خواتین اور بسا اوقات مرد حضرات بھی قبر پر پھول رکھ دیتے ہیں یا پھولوں والی کو نپلیں قبر کے سرہانے گاڑ دیتے ہیں جو ہرگز مناسب نہیں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موضوع پر ایک دوست کے خط کے جواب میں جو فرمایا اُس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک دور میں اور آپ کے بعد خلفاء کے ادوار میں عام طور پر یہ طریق رہا ہے کہ خواتین مردوں سے علیحدہ انتظام کے تحت نماز جنازہ میں شامل ہوتی تھیں، لیکن تدفین کے وقت، خواتین کو شامل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔“

حضور انور فرماتے ہیں کہ:

”لہٰذا استثنائی صورتوں کے علاوہ خواتین کو جنازہ کے لئے قبرستان نہیں جانا چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے خواتین کو تدفین کے دوران قبرستان جانا پڑے۔ تو جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے۔ اُنہیں اپنی کاروں میں بیٹھے رہنا چاہئے۔ تدفین مکمل ہو جانے کے بعد جب مرد وہاں سے چلے جائیں تو وہ قبر پر دُعا کر سکتی ہیں۔“

(رسالہ الحکم لندن۔ 8/ جنوری 2021ء)

خواتین حضرات سے درخواست ہے کہ قبرستان میں تدفین کے موقع مذکورہ بالا امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

قیامِ جماعت کی غرض

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بد گوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ ...خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 99-100۔ ایڈیشن 1988ء)

بقیہ از تحریک وقفِ جدید کی اہمیت اور اس کی برکات

تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم، صفحہ 497۔ 498، مطبوعہ 1986ء)

زِ بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

ترجمہ: اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوجایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہوجائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔ اے بھائی! مفت میں تجھے نصرت کا یہ بدلہ دے رہے ہیں ورنہ یہ تو آسمانی فیصلہ ہے جو ضرور ہو کر رہے گا۔

(درثمین فارسی مترجم، جلد اول، صفحہ 261۔262، مطبوعہ 2018ء)

بقیہ از شہدائے احمدیت بہار اور چند ابتدائی مخلصین

آپ کے لختِ جگر نورِ نظر سید لئیق احمد کی شہادت لاہور میں مسجد دار الذکر پر دہشت گردوں کے حملہ کے دوران 28/مئی 2010ء کو ہوئی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 72 سال تھی۔ آپ نے پٹنہ یونیورسٹی سے ایم اے کیا اور تقسیم ہند کے بعد لاہور منتقل ہوگئے۔ 1969ء میں مسلم کمرشل بینک میں ملازمت شروع کی اور 1997ء میں بینک مینجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ کم گو تھے مگر جب کوئی بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا خلفائے احمدیت کا ذکر چھیڑ دیتا تو گھنٹوں ان سے باتیں کر کے محظوظ ہوتے۔

سید شہاب احمد کے مضامین

حضرت مصلح موعودؓ اور مسلمان، ایک ذرہ کی آپ بیتی، حکیم خلیل احمد مونگھیری کی یاد میں، جلسہ سالانہ قادیان 1948ء کا ایک یادگار تاریخی سفر، جلسہ سالانہ قادیان 1948ء میں شریک ہونے والے احباب کی روئداد سفر، جلسہ سالانہ قادیان 1948ء میں شریک ہونے والے احباب کے اسماء، نظم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ایک داعی الی اللہ کی یاد میں، مولانا احمد اسماعیل منیر، انی معک یا مسرور، دعائے مضطر قبولیتِ دعا کے دلگداز واقعات، دو خواب، سیدہ شاہدہ صاحبہ کی یاد میں اور فیض احمدیت۔

یہ ایک بڑی ہی ایمان افروز کتاب ہے۔ پہلے حصے کو پڑھ کر جسم وجاں پر اداسی اور غمگساری کی کیفیت طاری ہوگئی کہ کیسے کیسے نگینے لوگ تھے جو مذہب کے نام پر شہید کر دئے گئے۔ آج وہ زندہ ہوتے تو خلق خدا کے وہ کتنے کام آتے اور دنیا کو پہلے سے بہتر حالت میں طبعی زندگی گزار کر رخصت ہوتے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ربوہ کے بازار

نیت تو یہی ہو، اگر پھر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو تو حرج نہیں اصل مقصد دین ہو نہ کہ دنیا، کیا تجارتوں کے لئے دوسرے شہر موزوں نہیں، یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو جو کچھ حاصل ہوجائے وہ خدا تعالیٰ کا فضل سمجھو۔"

(الحکم قادیان۔ 10/ اگست 1909ء)

ربوہ کا مقدس شہر آباد کرنے کے پیچھے بھی یہی غرض نمایاں تھی اِس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔

"ہر شخص کو خواہ اُس کی تجارت کا نقصان ہو یا اُس کے کاروبار پر اُس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا۔"

(روزنامہ الفضل لاہور۔ 20/اپریل 1949ء)

یہ تھے پیارے ربوہ کے وہ معصوم اور پیارے دوکاندار جن کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار فضلوں اور احسانوں سے مالا مال کیا اور کم وبیش دنیا کے ہر ملک میں آباد وشاد ہیں، دامے، درمے، قدمے، سخنے خدمتِ دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں پر تاقیامت اپنی رحمتیں اور فضل نازل کرتا رہے۔ آمین۔

تقریب شادی خانہ آبادی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ورسائل کونشن سینٹر مسس ساگا میں 24/اگست 2022ء کو محترمہ اجالا محمود صاحبہ سیکرٹری تبلیغ کیمبرج انٹاریو بنت مکرم مطیع اللہ محمود صاحب جنرل سیکرٹری کیمبرج انٹاریو کا نکاح ہمراہ مکرم نبیل محمود قاضی صاحب ابن مکرم محمود احمد قاضی صاحب آف لونگ آئی لینڈ نیویارک (Long Island, New York) کے ساتھ سے بعوض بیس ہزار امریکن ڈالر (US$ 20,000) پڑھایا۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے اس موقع پر دونوں خاندانوں کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ دلہن محترمہ اجالا محمود صاحبہ مکرم انعام اللہ اختر صاحب مرحوم چیف انجنیئر واپڈا کی پوتی اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب میکینکل انجنیئر ریلوے بریمپٹن کی نواسی ہیں۔ اسی طرح دلہا مکرم نبیل محمود قاضی صاحب مکرم محمد احمد قاضی صاحب کے بیٹے اور مکرم مولانا مبارک احمد قاضی صاحب، مشنری انچارج گھانا و سیرالیون کے پوتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس رشتہ کے کامیاب و کامراں ہونے کے لئے دعا کرائی۔ اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس میں اعزا و اقارب کے علاوہ دیگر دوست احباب اور خواتین نے شرکت کی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اس جوڑے کو ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں رکھے۔ دائمی خوشیوں اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین!

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ

6/ستمبر 2022ء کو محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد بشیر صاحب مرحوم ٹرانٹو ویسٹ جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

9/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اور ساڑھے تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق، ملنسار اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ کے خاندان کے بیشتر افراد نے جام شہادت نوش کیا جن میں ان کے شوہر مکرم شیخ محمد بشیر احمد صاحب، ان کے دو بیٹے مکرم شیخ رفیق احمد صاحب، مکرم شیخ سعید احمد صاحب اور مرحومہ کے ایک بھائی مکرم شیخ مبشر احمد صاحب شامل ہیں۔

آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم شیخ رشید احمد صاحب ٹرانٹو ویسٹ، مکرم شیخ آصف بشیر صاحب بریمپٹن ایسٹ، مکرم شیخ طارق احمد صاحب، مکرم شیخ محمد شفیق صاحب لندن یوکے، دو بیٹیاں محترمہ طاہرہ شکیل صاحبہ بریمپٹن ویسٹ، محترمہ غزالہ ڈار صاحبہ سیسکاٹون اور ایک بھائی مکرم ڈاکٹر غضنفر اسماعیل نور صاحب یوکے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم بیرسٹر سید حمید احمد صاحب

16/ستمبر 2022ء کو مکرم بیرسٹر سید حمید احمد صاحب برلنگٹن جماعت 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

20/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے سات بجے شام مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اور اگلے روز بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قائد اعظم محمد علی جناح مسلم لیگ کی دستِ راست پردہ نشین بیگم شفیع کے صاحبزادے تھے۔ اور امریکہ میں انڈین ہائی کمشنر مکرم سید برکات احمد صاحب اور کینیڈا کے معروف صحافی اور نیو کینیڈا کے ایڈیٹر وپبلشر سید حسنات احمد صاحب مرحوم کے بھائی تھے۔ آپ کا ایک علمی اور ادبی گھرانے سے تعلق تھا۔ دہلی کے تہذیب وتمدن، وضعداری اور رکھ رکھاؤ کے چلتے پھرتے نمونہ تھے۔

آپ جماعت احمدیہ اسلام آباد میں لمبا عرصہ قاضی رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے دورہ کینیڈا کے دوران انہیں جماعت احمدیہ کیلگری کا پہلا صدر مقرر فرمایا۔ دار القضاء کینیڈا کے ممبر قضا بورڈ رہے۔

نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق، وضعدار، ملنسار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم عمر احمد سید صاحب ٹرانٹو، مکرم یاسر احمد سید صاحب ایڈمنٹن، مکرم طلحہ احمد سید صاحب امریکہ، دو بیٹیاں محترمہ فائزہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم مصاف داؤد چوہدری صاحب برلنگٹن، محترمہ طاہرہ احمد سید صاحبہ وینکوور یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترمہ فائزہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم مصاف داؤد صاحب کو اپنے والد محترم کی ایک لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

محترمہ حمیدہ ڈار صاحبہ

18/ستمبر 2022ء کو محترمہ حمیدہ ڈار صاحبہ سکاربرو نارتھ جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

19/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے سات بجے شام مکرم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب نائب لوکل امیر جماعت احمدیہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز ایک بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مرحومہ کے بھائی مکرم طاہر احمد ڈار صاحب ڈرہم نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم بلال احمد ساجد صاحب ٹرانٹو اور ایک بھائی مکرم طاہرا احمد ڈار صاحب ڈرہم یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

18/ستمبر 2022ء کو محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نبی بخش صاحب مرحوم وان نارتھ 97 سال کی عمر میں

وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

20/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 21/ستمبر کو دو بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور محترم امیر صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار غریب پرور، ہمدرد و خیر خواہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم ظفر اللہ خاں صاحب وان نارتھ، مکرم نصر اللہ خاں صاحب، مکرم شہزاد احمد صاحب جرمنی، دو بیٹیاں محترمہ کنیز انجم صاحبہ پیس ولیج، محترمہ امۃ العزیز صاحبہ گجرات، دو بھائی مکرم بشیر احمد صاحب جرمنی، مکرم رشید احمد صاحب گجرات،، دو بہنوئی مکرم طاہر احمد صاحب پیس ولیج اور مکرم منظور احمد صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اعزاواقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ظفر اللہ خاں صاحب کو اپنی والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کی ایک لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے عطا فرمائے۔

مکرم حبیب اللہ صاحب

21/ستمبر 2022ء کو مکرم حبیب اللہ صاحب پیس ولیج ساؤتھ ویسٹ جماعت 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

23/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

اگلے روز 24/ستمبر کو بارہ بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امتیاز احمد سرا صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ حضرت حکیم عمر دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ گوجرخان پاکستان میں 48 سال صدر رہے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ملنسار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب رضا کار احمدیہ بیت الاسلام، مکرم خواجہ احسان اللہ صاحب یو کے، مکرم ڈاکٹر عمران ظفر اللہ صاحب آسٹریلیا، ایک بیٹی محترمہ ناصرہ سلمان صاحبہ پیس ولیج یادگار چھوڑے ہیں۔ ٹرانٹو میں مرحوم کے اور بھی بہت سے اعزاواقارب مقیم ہیں۔

محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ

20/ستمبر 2022ء کو محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اسماعیل صاحب بریمپٹن ایسٹ جماعت 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

23/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

اس کے فوراً بعد پونے تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق اور ملنسار تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر مکرم مرزا اسماعیل بیگ صاحب، تین بیٹے مکرم مرزا سلیمان بیگ صاحب، مکرم مرزا عثمان بیگ صاحب، مکرم مرزا لقمان بیگ صاحب بریمپٹن ایسٹ اور دو بیٹیاں محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ ٹرانٹو اور محترمہ امۃ المتین صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عماد الدین صاحب

30/ستمبر 2022ء کو مکرم عماد الدین صاحب سکاربرو جماعت 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

30/ستمبر 2022ء کو مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اگلے روز یکم اکتوبر کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم سید محمد احمد شاہ صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم، حضرت مولوی فضل دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم کینیڈا کے ابتدائی مخلص احمدیوں میں سے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ناصرہ ملک دین صاحبہ، ایک بیٹا مکرم آصف محمود دین صاحب ٹرانٹو، ایک بیٹی محترمہ لبنیٰ تبسم پراچہ صاحبہ امریکہ، ایک بھائی مکرم شاہد شمیم صاحب یو کے، دو بہنیں محترمہ خورشید مرزا صاحبہ اور محترمہ رشید کشور راہی صاحبہ یو کے یادگار چھوڑی ہیں۔

اصلاح

1. جولائی/اگست کے شمارہ میں صفحہ 35 پر محترمہ نجمہ پروین صاحبہ کی وفات کے موقع پر مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خاں صاحب ریجنل امیر مسجد فضل لندن نے قبر پر دعا کرائی تھی۔ نادانستہ ڈاکٹر صاحب کا نام غلط شائع ہو گیا تھا۔

2. اسی طرح صفحہ 36 پر مکرم مظفر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ ارشاد مظفر صاحبہ وفات پا گئیں تھیں ان کے بیٹے کا نام مکرم صباح الاسلام ہے۔ اعزہ کے نام غلط شائع ہو گئے تھے۔

3. ستمبر کے شمارہ میں صفحہ 31 پر محترمہ فردوس بشارت صاحبہ 27 جون کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں تھیں۔ عمر غلط شائع ہو گئی تھی۔ احباب اصلاحیں نوٹ فرمالیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔